Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد
61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ
31

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

13 رمضان 1433 ہجری قمری 2 ظہور 1391 ہش 2 اگست 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنافی عمرہ وامرہ۔

رمضان المبارک تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے

(ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

❁......’’رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں ۔ رمضان میں چونکہ انسان اَکل وشُرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے، دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رَمَضَ اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں‘‘۔ (الحکم جلد 5 نمبر 27 مورخہ 24؍جولائی 1901ء صفحہ 2)

❁......’’شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ (البقرۃ:186) یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجاوے۔ اور تجلّیٔ قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سَلۡمَانُ مِنَّا اَھۡلَ الۡبَیۡتِ، سلمان یعنی اَلصُّلۡحُ کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رِفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا...... خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالَمِ جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ ’پیری وصد عیب‘۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے‘‘۔

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اوّل تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت شھر رمضان الذی صفحہ 264-265 ایڈیشن 2004)

❁ ... ’’تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔ (شہادۃ القرآن باردوم صفحہ 38)

❁ ... ’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں‘‘۔ (الحکم جلد 15 نمبر 3 مورخہ 24؍جنوری 1901ء)

❁ ... ’’تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے‘‘۔

(الحکم جلد 11 نمبر 2 مورخہ 17؍جنوری 1907ء صفحہ 9)

....

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ماہ رمضان میں جنت کے دروازوں کے کھولے جانے اور شیطانوں کے جکڑے جانے سے مراد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۷/ جون ۱۹۸۳ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک سے متعلق فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے دروازے ہوں ان دروازوں سے کیا مراد ہے اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کون سے دروازے ہیں؟ اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان کو جکڑا جاتا ہے؟ اور کیا اس سے ایک عمومی کیفیت مراد ہے یا کوئی خاص معانی ہیں جو بعض حالات میں محدود ہیں اور ان کو ساری دنیا پر عمومی حالت میں چسپاں نہیں کیا جاسکتا؟......

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا: ’’اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَان‘‘ (سنن نسائی باب فضل شہر رمضان) کہ جب شہر رمضان داخل ہوجاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے۔ آپؐ کی زبان مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ کتاب اللہ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔ چنانچہ اس حدیث کے آغاز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔ آپؐ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَان کہ جب جب اور جہاں جہاں ماہ رمضان داخل ہوگا وہاں وہاں یہ کیفیات پیدا کرے گا اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لئے برکتوں کا موجب بنے گا۔ ورنہ عملاً رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہوجائے یا ملکوں میں داخل ہوجائے یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہوجائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہوجائیں گی۔ اس کے زمین و آسمان میں تبدیلیاں پیدا ہوجائیں گی یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کردے تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہوگیا۔ اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں گے۔ یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔ یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں۔

دروازوں سے مراد

جہاں تک انسان کی ذات کا تعلق ہے انسان کے پانچ حواس تو وہ ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں یعنی سونگھنے کی طاقت، سننے کی طاقت، دیکھنے کی طاقت، چکھنے کی طاقت اور لمس یعنی چھونے کی طاقت اور اس کے علاوہ دو قسم کے اور رستے ہیں جو انسان کو داخل ہونے کے لئے یا نکلنے کے لئے یعنی دخول اور خروج کے لئے دیئے گئے ہیں۔ انسان کو بعض قسم کے ایسے رستے عطا ہوئے ہیں جن کے اندر دونوں طاقتیں ہیں۔ ان کے اندر چیز داخل بھی ہو سکتی ہے اور خارج بھی ہوسکتی ہے۔ انسانی زندگی میں ان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پس ان دروازوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو انسانی جہان کے سات دروازے بنتے ہیں (اور سات آسمانوں کے گویا سات دروازے ہیں)۔ یہ رمضان المبارک کی برکت ہے اور عبادت کا ایسا ایک ہی طریق ہے جو ان ساتوں دروازوں پر پہرے بٹھا دیتا ہے اس کے علاوہ ایک بھی ایسی عبادت آپ سوچ نہیں سکتے جو انسان کے ان قویٰ پر اور ان رستوں پر کامل طور پر حاوی ہوجائے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کسی مومن کی زندگی میں رمضان داخل ہوجاتا ہے تو وہ سات قوتوں کے رستے جو اس کو جنت کی طرف بھی لے جاسکتے ہیں اور جہنم کی طرف بھی لے جاسکتے ہیں وہ ساتوں رستے جنّت کی طرف لے جانے کے لئے وقف ہوجاتے ہیں۔ وہ ساتوں رستے آسمانوں کے دروازے بن جاتے ہیں۔ گویا تنزل کی بجائے رفعتوں کی طرف لے جانے کے لئے ممد اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ شیطان ان سات رستوں سے ہی انسان پر حملے کرتا ہے۔ فرمایا ایسے مومن کا شیطان جکڑا جاتا ہے اور کوئی راہ نہیں پاتا کیونکہ ان ساتوں رستوں پر اللہ کی رضا کے پہرے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان ساتوں پر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ شیطان بالکل بے بس اور عاجز آجاتا ہے۔ گویا روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے کہ جس کے نتیجہ میں شیطان کے لئے انسانی نفس میں داخل ہونے کے لئے کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی۔

۔۔۔پس یہ احمدیوں کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ ہے اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے ساتوں رستے اللہ کی رضا کے تابع کرکے اپنے سارے قویٰ خدا کی مرضی کے لئے اس طرح وقف کردے کہ شیطان کو ان میں سے کسی پر دخل نہ رہے۔ یہ ایک مہینہ کی ایک ایسی مسلسل ریاضت ہے جس کے نتیجہ میں انسان جب رمضان سے باہر نکلے گا تو ایک بالکل مختلف کیفیت کے ساتھ، بالکل مختلف شخصیت لے کر باہر نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا ایک مہینہ اس ریاضت میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ کوئی رستہ ایسا نہیں رہنے دے گا جس کے ذریعہ شیطان نفس میں داخل ہوسکتا ہو۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے بعد انسان پھر یہ سارے دروازے شیطان پر کھول دے اور اللہ پر بند کردے۔ اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ انسان یہ سمجھ لے کہ رمضان عارضی نیکیاں لے کر آتا ہے اور پھر اپنے ساتھ ہی نیکیوں کو سمیٹ کر واپس لے جاتا ہے۔ ایسے رمضان کا کیا فائدہ جو نعمتیں دے کر واپس چھین لے اور دکھ دور کرنے کے بعد پھر عائد کردے۔......

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۴ ایڈیشن ۲۰۰۷ قادیان)

ماہ رمضان انسان کی روحانی تکمیل کا مہینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’جس قدر احکام شرع اسلام میں مقرر ہیں ان میں اسرار عجیبہ اور لطائف غریبہ غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہاں پر جو شہر رمضان واسطے صیام کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں مخصوص فرمایا گیا اس میں ایک عجیب سر یہ ہے کہ یہ مہینہ آغاز سنہ ہجری سے نواں (۹) مہینہ ہے۔ یعنی ۱۔ محرم۔ ۲۔ صفر۔ ۳۔ ربیع الاول۔ ۴۔ ربیع الثانی۔ ۵۔ جمادی الاول۔ ۶۔ جمادی الثانی۔ ۷۔ رجب۔ ۸۔ شعبان۔ ۹۔ رمضان۔ اور ظاہر ہے کہ انسان کی تکمیل جسمانی شکم مادر میں نو ماہ میں ہی ہوتی ہے اور عدد نو کا فی نفسہ بھی ایک ایسا کامل عدد ہے کہ باقی اعداد اسی کے احاد سے مرکب ہوتے چلے جاتے ہیں، لاغیر۔ پس اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہوا کہ انسان کی روحانی تکمیل بھی اسی نویں مہینے رمضان ہی میں ہونی چاہیئے اور وہ بھی اس تدریج کے ساتھ کہ آغاز شہور ہجری سے ہر ایک ماہ میں ایام بیض وغیرہ کے روزے رکھنے سے بتدریج تصفیہ قلب حاصل ہوتا رہا.......

حتیٰ کہ نواں مہینہ رمضان شریف کا آگیا تو اس کیلئے یہ حکم ہوا کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ ۱۸۶)

یہاں تک کہ مومن متبع کو روزے رکھتے رکھتے آخر عشرہ رمضان شریف کا بھی آگیا۔ پس اب تو ظلمات جسمانیہ اور تکدرات ہیولانیہ سے پاک و صاف ہوگیا تو عالم ملکوت کی تجلیات بھی اس کو ہونے لگیں اور طاق تاریخوں میں مکالمات الٰہیہ کا مورد ہوگیا اور یہی حقیقت ہے لیلۃ القدر کی جو آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اس لئے شارع اسلام نے تعیین لیلۃ القدر کی ۲۷ شب مقرر فرمادی کیونکہ درصورت ۲۹ دن ہونے شہر رمضان کے وہی ۲۷ شب آخری طاق شب ہوجاتی ہے، جس میں تکمیل روحانی انسان متبع کے حاصل ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ شب ۲۷ کی ایک عجیب مبارک شب ہے جس میں قرآن مجید بھی نازل ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ـ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ـ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ـ (القدر ۲۔۴) ایضاً قال تعالیٰ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ـ (الدخان:۴) اور چونکہ یہ شب مبارک اور لیلۃ القدر دونوں رمضان شریف ہی میں ہوتی ہیں لہٰذا ان تینوں آیتوں میں کوئی اختلاف بھی باقی نہیں رہا۔ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ میں ضمیر مذکر غائب کا مرجع اس لئے مذکور نہیں ہوا ہے کہ جملہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشد درجہ منتظر تھے کیونکہ تمام کتب میں آپکی بشارات اور صفات حمیدہ موجود تھیں اور اب تک موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کے منہ میں ڈالا جانا بھی بائیبل میں اب تک پایا جاتا ہے۔

(خطباتِ نور صفحہ ۲۳۱۔۲۳۲ سن اشاعت دسمبر ۲۰۰۳)

ضروری اعلان

زونل امراء کرام و صدر صاحبان، زعماء مجلس انصار اللہ اور قائدین مجلس انصار اللہ بھارت نیز احباب جماعت بھارت نوٹ فرمالیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے مالی سال میں چندہ بدر کی شرح 350 روپے سالانہ کی بجائے 500 روپے سالانہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ شرح نئے مالی سال سے لاگو ہوگی۔ براہ مہربانی اسی کے مطابق چندہ کی ادائیگی کی کاروائی فرما کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ رابطہ نمبر: 09876376441 (مینیجر بدر قادیان)

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یادرکھیں کہ جلسہ کے مقاصد بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں عبادتوں، تبلیغ، تقویٰ اور بہت سے دوسرے مقاصد کی طرف توجہ دلائی ہے، وہاں خاص طور پر بندوں کے حقوق اور اُن میں سے پھر ہمدردیٔ خلق کی طرف خاص طور پر بہت کچھ کہا ہے۔ پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نہ کسی کو اپنی نمازوں پر خوش ہونا چاہئے، نہ کسی کو اپنی جماعتی خدمات پر خوش ہونا چاہئے، نہ کسی کو کوئی خاص عہدہ ملنے پر خوش ہونا چاہئے، نہ کسی کو کسی مالی قربانی پر خوش ہونا چاہئے جب تک کہ عاجزی، انکساری اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی اُس میں نہ ہو۔

ایک احمدی مسلمان سے نہ صرف احمدی مسلمان بلکہ ہر مسلمان، ہر قسم کی ناجائز تکلیف سے محفوظ ہونا چاہئے اور نہ صرف مسلمان بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔

جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آ کر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے اور اُن کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں، اور اُنہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے تاکہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔

یہ باتیں جو مَیں کہہ رہا ہوں، صرف جرمنی کے عہدیداران کے لئے نہیں ہیں بلکہ میرے مخاطب تمام دنیا کے جماعتی عہدیداران ہیں۔ انگلستان کے بھی، پاکستان کے بھی، ہندوستان کے بھی اور امریکہ اور کینیڈا کے بھی اور آسٹریلیا اور انڈونیشیا کے بھی اور افریقہ کے بھی۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے اور یقیناً ہے تو پھر بجائے عہدہ کی خواہش رکھنے کے استغفار کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اگر ہم نے دنیا میں انقلاب کا ذریعہ بننا ہے تو پھر اپنی زندگیوں میں بھی، اپنی حالتوں میں بھی وہ انقلابی کیفیت طاری کرنی ہوگی جس کی زمانے کے امام نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں ہم سے توقع کی ہے۔

مکرمہ سیدۃ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی وفات، مرحومہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم جون 2012ء بمطابق یکم احسان 1391 ہجری شمسی بمقام کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 22 جون 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال جلسے کی انتظامیہ نے گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو آواز تھی۔ آج پتہ لگے گا کہ اس میں کس حد تک بہتری ہوئی ہے؟ کیونکہ گزشتہ سال اس کالسروئے میں اس ہال میں پہلا جلسہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ بعض مشکلات یا کمیاں جو کہ نئی جگہ میں پیدا ہوتی ہیں، ہوئیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر انتظامیہ پر بہت زیادہ انگلیاں اُٹھائی جائیں یا اعتراض کیا جائے۔ ہاں ایک صورت میں انتظامیہ قابلِ اعتراض ہو سکتی تھی کہ اگر وہ اپنی غلطیوں اور کمیوں کی طرف توجہ نہ دیتی اور اصلاح کی کوشش نہ کرتی۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا انتظامیہ نے اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح گزشتہ سال بعض غلط اندازوں اور نئی جگہ کی وجہ سے جو زیادہ اخراجات ہو گئے تھے، اُن میں بھی کمی کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بھی یقیناً اصلاح اور بہتری کی گنجائش موجود ہے جس پر انتظامیہ کو نظر رکھنی چاہئے کہ ترقی کرنے والی قومیں بعض دفعہ اپنے تجربات سے اور بعض دفعہ دوسروں کے تجربات سے فائدہ اُٹھا کر آگے بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں۔ اور ہر اچھا مشورہ اور ہر اچھی چیز اپنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور یہی بات ہمیں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ ہر اچھی اور حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ جہاں سے بھی یہ ملے، اسے لے لو۔

(سنن الترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ حدیث: 2687)

کہ اسی میں روحانی اور مادی ترقی کا راز مضمر ہے۔ گزشتہ سال جب مَیں جرمنی آیا تو مَیں نے یہی حدیث برلن کے لارڈ میئر یا جو بھی وہاں صوبے کے بڑے میئر ہیں، گورنر کا ہی درجہ رکھتے ہیں۔ اُن کے سامنے کی تو کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں کی تعلیم اور تمہارا عمل یہی ہے تو تم بہت جلد دنیا کو اپنے ساتھ ملا لوگے یا دنیا جیت لوگے۔ کم وبیش اُن کے الفاظ کا یہی مضمون تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تو ہونا ہے۔

بہر حال اگر ہم ترقی کرنے والی قوم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ہمیں اپنی کمزوریوں پر آنکھیں بند نہیں کر لینی چاہئیں بلکہ نظر رکھنی چاہئے اور اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے اور پھر یہی نہیں کہ صرف دنیاوی نظر سے ہم نے دیکھنا ہے بلکہ ہم تو اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے جو اس روئے زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشقِ صادق تھے، جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے آئے تھے، جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے آئے تھے۔ پس یہ سب چیزیں تقاضا کرتی ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو ہر بات کو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اور تقویٰ کی نظر سے دیکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت اپنے دل میں پیدا کرنی ہے اور اُس عہدِ بیعت کو نبھانا ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کیا ہے۔

پس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اپنی تمام تر کمزوریوں کو دور کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ صرف انتظامی کمزوریاں نہیں بلکہ ذاتی کمزوریاں بھی (دُور کرنی ہیں)۔ اور جب اس سوچ کے ساتھ جلسے پر شامل ہونے والا ہر شخص جلسے پر آئے گا، شامل ہوگا، اور ہر مرد اور عورت اپنے خیالات کی، اپنی سوچوں کی یہ بلندی رکھے گی اور اسی طرح انتظامیہ بھی ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یا یوں کہہ لیں کہ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے انتظامات کو چلائے گی تو پھر جلسے کی برکات سے شامل ہونے والے بھی اور کارکنان بھی فائدہ اُٹھائیں

گے اور من حیث المجموع جماعت کا قدم بھی آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ کے مقاصد بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں عبادتوں، تبلیغ، تقویٰ اور بہت سے دوسرے مقاصد کی طرف توجہ دلائی ہے، وہاں خاص طور پر بندوں کے حقوق اور اُن میں سے پھر ہمدردیٔ خلق کی طرف خاص طور پر بہت کچھ کہا ہے۔ تو دراصل حقیقی رنگ میں ہمدردیٔ خلق کا جذبہ انسان میں پیدا ہو جائے تو حقوق العباد کی ادائیگی خود بخود ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے بارے میں جب بھی اشتہار دیا اور اعلان فرمایا تو اس پہلو کو خاص طور پر بیان فرمایا۔ آپ نے جہاں خدا تعالیٰ کا خوف، تقویٰ، زہد وغیرہ کی طرف توجہ دلائی وہاں نرم دلی، آپس کی محبت، بھائی چارہ، عاجزی، انکساری کی طرف بھی اُسی شدت سے توجہ دلائی کہ صرف عبادتیں تقویٰ نہیں ہیں، صرف جماعت کی خدمت کر دینا تقویٰ نہیں، صرف اللہ اور رسول سے محبت کا اظہار کر دینا تقویٰ نہیں، صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ سے تعلق تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ تب کامل ہوتا ہے جب ماں باپ کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب خاوندوں اور بچوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب عزیز رشتے داروں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب دوستوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب ہمسایوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب بہن بھائیوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب افرادِ جماعت کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، یہاں تک کہ جب دشمنوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں تب تقویٰ کامل ہوتا ہے۔ اور یہ سب تعلیم قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

ہم جلسے میں شامل ہونے آئے ہیں تاکہ اپنی روحانی ترقی کے سامان کریں۔ پس جہاں پر شامل ہونے والا اپنی عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف نظر رکھے، وہاں یہ بھی دیکھے کہ جہاں عبادتوں، نمازوں، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف آپ توجہ کریں گے، وہاں آپس کی محبت اور تعلق اور ہمدردی کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے جائزے لیں، ورنہ آپ ایک ایسی جگہ تو آ گئے جہاں لوگوں کا اکٹھ ہے، اجتماع ہے۔ ایسی جگہ تو آپ آ گئے جہاں آپ کے عزیز رشتے دار اور بعض ہم مزاج لوگ آئے ہوئے ہیں۔ ایک ایسی جگہ تو آپ آ گئے جہاں بعض علمی اور شاید تربیتی تقاریر سے آپ حظ بھی اُٹھا لیں۔ آپ اُس سے لطف اندوز بھی ہو جائیں گے لیکن جو مقصد ہے اُسے حاصل کرنے والے نہیں بن سکیں گے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقوق العباد اور خاص طور پر اپنے بھائیوں سے ہمدردی کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔

(انتظامیہ مجھے یہ بھی بتا دے کہ آخر میں آواز کی جو گونج واپس آ رہی ہے تو کیا وہاں لوگوں کو آواز پہنچ بھی رہی ہے کہ نہیں؟ چیک کر کے بتائیں)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک مرتبہ بعض حالات اور ایک حصہ جماعت کے رویے کی وجہ سے جلسہ سالانہ ملتوی فرمایا تو فرمایا:

’’مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہدِ توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور اُنہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 361 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا! یہ کیا حال ہے؟ یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے؟ نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اُس سے بلندی چاہتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جبتک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے‘‘۔ آپ نے فرمایا: ’’جب تک خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں اپنے خاص فضل سے کچھ مادّہ رفق اور نرمی اور ہمدردی اور جفاکشی کا پیدا نہ کرے، تب تک یہ جلسہ قرینِ مصلحت معلوم نہیں ہوتا‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 362-361 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں افرادِ جماعت کے آپس کے پیار، محبت اور ہمدردی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کے جذبات اور احساسات نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قدر دُکھ، رنج اور تکلیف کا اظہار فرما رہے ہیں اور سزا کے طور پر جلسہ بھی ملتوی فرما دیا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ انتظامات کی کمی اور وسائل کی کمی کی وجہ سے جلسہ نہ کروایا، حالانکہ اس کے پیچھے ہمدردی کی کمی اور بعض لوگوں کی طرف سے اپنے بھائیوں کے لئے تکبر کا وہ اظہار ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شدید تکلیف میں مبتلا کر دیا۔

مجھے یاد ہے کہ چند سال پہلے مَیں نے یہاں جرمنی میں ایک ہنگامی شوریٰ بلائی تھی تو وہاں جب جلسے کے معاملات پیش ہوئے تو ایک صاحب نے جو بات کی اُس سے مجھے تأثر ملا کہ شاید اُن کے خیال میں یا اور لوگوں کے خیال میں بھی ایک سال جلسہ کا التواء یا نہ ہونا وسائل کی کمی کی وجہ سے تھا حالانکہ یہ وسائل کی کمی ایک ضمنی چیز تھی، اصل چیز وہ دُکھ تھا جو ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کا جذبہ نہ رکھنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا تھا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات نہ رکھنا، ایک دوسرے کی عزت اور احترام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہر احمدی کو جب وہ دوسرے کے حقوق ادا نہیں کر رہا ہوتا یا کسی سے ہمدردی کے جذبات نہیں رکھتا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو سامنے رکھنا چاہئے کہ میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے؟ یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے؟

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا اس جلسے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا نہیں بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے اور یہ ضروری ہے۔

آپ نے بڑے دُکھ سے فرمایا کہ: ’’نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شئے ہے؟ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے، صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے‘‘۔ (فضول خواہش ہے، بات ہے)۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 364 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

پس نہ کسی کو اپنی نمازوں پر خوش ہونا چاہئے۔ نہ کسی کو اپنی جماعتی خدمات پر خوش ہونا چاہئے۔ نہ کسی کو کوئی خاص عہدہ ملنے پر خوش ہونا چاہئے۔ نہ کسی کو کسی مالی قربانی پر خوش ہونا چاہئے جبتک کہ عاجزی، انکساری اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی اُس میں نہ ہو۔ اور جب حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کے جذبات ایک انسان میں موجزن ہوتے ہیں تو پھر وہ حقیقی تقویٰ پر قدم مار رہا ہوتا ہے اور حقیقی تقویٰ پر چلنے والا پھر کسی نیکی پر خوش نہیں ہوتا۔ اُس میں فخر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اُس کی خشیت اُس میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہر نیکی کرنے کے بعد یہ فکر دامنگیر رہتی ہے کہ پتہ نہیں یہ نیکی خدا تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ بھی پاتی ہے کہ نہیں۔ پس حقیقی نیکیاں تقویٰ پیدا کرتی ہیں اور تقویٰ انسان میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ اور یہی چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں ہم میں پیدا کرنے آئے ہیں۔ دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھنے کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگا لیں کہ شرائطِ بیعت جو ایک احمدی کے حقیقی احمدی مسلمان کہلانے کے لئے بنیادی چیز ہے، اس کی چوتھی شرط میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول 159 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘ اشتہار نمبر 51 مطبوعہ ربوہ)

پس ایک احمدی مسلمان سے نہ صرف احمدی مسلمان بلکہ ہر مسلمان، ہر قسم کی ناجائز تکلیف سے محفوظ ہونا چاہئے اور نہ صرف مسلمان بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ تکلیف پہنچانے کی برائی سے وہ پاک ہوتے ہیں تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ پھر اُس نے بھی نیکی کے اعلیٰ معیار کو پا لیا۔ مومن کا تو ہر قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور بڑھنا چاہئے، ورنہ تقویٰ اور ایمان میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت کی نویں شرط میں فرمایا کہ:

’’یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چلتا ہے، اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘ اشتہار نمبر 51 مطبوعہ ربوہ)

پس حقیقی نیکی اُس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی اور اس رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی میں ایک شخص استعمال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر انسان ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ پس حقیقی انسان اُس وقت بنتا ہے جب حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی طرف توجہ دے۔

مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ غیروں کو، غیر مسلموں کو جو انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں تو مَیں اُن کے سامنے اسلام کی یہ خوبی رکھتا ہوں کہ تمہارا جو دنیاوی نظام ہے، بعض حقوق کا تعین کر کے یہ کہتا ہے کہ یہ ہمارے حقوق ہیں اور یہ ہمیں دو ورنہ طاقت کا استعمال ہوگا۔ جبکہ اسلام کہتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو ایک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
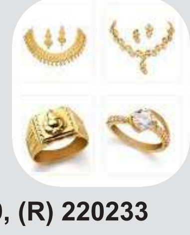
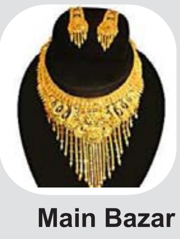
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اُن حقوق کو بیان فرمادیا جو ایک انسان کو دوسرے انسان کے ادا کرنے چاہئیں۔ پس یہ فرق ہے دنیاوی نظاموں میں اور خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام میں۔ دنیاوی نظام اکثر اوقات حقوق حاصل کرنے کی باتیں کرتا ہے۔ اس کے لئے بعض اوقات ناجائز طریق بھی استعمال کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ مومنوں کو کہتا ہے کہ اگر حقیقی مومن ہو، اگر میری رضا کے طلبگار ہو تو نہ صرف یہ کہ کسی مطالبے پر حقوق ادا کرو بلکہ حقوق کی ادائیگی پر نظر رکھ کر حقوق ادا کرو۔ اور انصاف سے کام لیتے ہوئے یہ حقوق ادا کرو۔ انسانی ہمدردی کے جذبے سے یہ حقوق ادا کرو۔

اب دیکھیں اگر یہ جذبہ ہمدردی ہر احمدی میں پیدا ہو جائے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے وہ حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جماعت میں جھگڑوں اور مسائل کا سامنا ہو۔ نظامِ جماعت کے سامنے مسائل پیدا کئے جائیں۔ خلیفۂ وقت کا بہت سا وقت جو ایسے مسائل کو نپٹانے، یا مہینہ میں کم از کم سینکڑوں خطوط اس نوعیت کے پڑھنے اور اُن کا جواب دینے یا اُنہیں متعلقہ شعبے کو مارک کرنے میں خرچ ہوتا ہے وہ کسی اور تعمیری کام میں خرچ ہو جائے جو جماعت کے لئے مفید بھی ہو۔ خلیفہ وقت کے پاس جب ایسے معاملات آتے ہیں تو اُس نے تو ایسے معاملات کو بہر حال دیکھنا ہی ہے۔ انتظامی بہتری کے لئے بھی دیکھنا ہے۔ اصلاح کے لئے بھی اور ہمدردی کے جذبے کے تحت بھی کہ کہیں کوئی احمدی خود غرضی میں پڑ کر اپنے حقوق کی فکر کر کے اور دوسرے کے حقوق مار کر ابتلاء میں نہ پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہ بن جائے یا کسی ظلم اور زیادتی کا نشانہ کوئی مظلوم نہ بن جائے۔

بعض مرتبہ ایسے معاملات بھی ہوتے ہیں کہ لوگ فیصلہ کو مانتے نہیں۔ جماعتی فیصلہ یا خلیفہ وقت کے فیصلہ کو مانتے نہیں ہیں۔ مشورے کو مانتے نہیں ہیں۔ سمجھانے پر راضی نہیں ہوتے۔ ہٹ دھرمی اور ضد دکھاتے ہیں۔ اُن کو پھر سختی سے جواب دینا پڑتا ہے۔ اور میں بعض اوقات ایسے لوگوں کو جواب دیتا ہوں کہ پھر ٹھیک ہے، اگر تم یہ فیصلہ ماننے کو تیار نہیں تو پھر جماعت بھی تمہارے معاملات سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی یا بعض دفعہ سختی بھی کی جاتی ہے اور سزا بھی دی جاتی ہے لیکن جذبہ ہمدردی ایسے لوگوں کے لئے دعا پر بھی مجبور کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور یہ دنیاوی معاملات کی وجہ سے دین کو پس پشت ڈال کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ ’’ناجائز تکلیف نہیں دے گا‘‘ اس سے یہی مراد ہے کہ بعض اوقات معاملات میں دوسرے کو تکلیف تو پہنچ سکتی ہے اور وہ جائز ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کا ایک تو مطلب یہی ہے کہ جان بوجھ کر اور ارادۃً کسی کو تکلیف نہیں پہنچانی اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ کبھی ارادۃً کسی کی تکلیف کا باعث نہ بنے اور کبھی بننا بھی نہیں چاہئے۔ دوسرے یہ کہ بعض اوقات بامر مجبوری بعض ایسے اقدام جو نظامِ جماعت کو یا خلیفۂ وقت کو کرنے پڑتے ہیں جو دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں لیکن یہ تکلیف اصلاح کی غرض سے ہوتی ہے۔ یہ تکلیف اصلاح کی غرض سے دی جاتی ہے اور یہ ناجائز نہیں ہوتی۔ لیکن اس صورت میں بھی ہمدردی کے جذبہ کے تحت جس کو کسی سزا یا تکلیف سے گزرنا پڑ رہا ہو اُس کے لئے دعا ضرور کرنی چاہئے۔ اور خلیفہ وقت کو تو سب سے زیادہ ایسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے جہاں وہ یہ دیکھتا ہے کہ کہیں مجھ سے کسی کو تکلیف تو نہیں پہنچ رہی، کہیں میں جان بوجھ کر جتنی بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے صلاحیت دی ہے اُس کے مطابق کسی سے بے انصافی کا باعث تو نہیں بن رہا۔ میرے کسی عمل سے کسی کے گھر کا ناجائز طور پر سکون تو برباد نہیں ہو رہا؟ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ بھی کہ ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ اُس سے ہمدردی کا اظہار ہو، اُس کی بہتری کے سامان کئے جائیں، اس کی اصلاح کی صورت ہو۔ یہ انصاف اور ہمدردی کے تقاضے ہیں جو خلیفہ وقت نے پورے کرنے ہوتے ہیں اور ظاہری اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے خلیفہ وقت کا کام ہے کہ یہ تقاضے پورے کرے۔ اور پھر جو نظامِ جماعت ہے، جو عہدیدار ہیں، جو خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں، اُن کا کام ہے کہ اس انصاف اور ہمدردی کے جذبے سے اپنے کام سرانجام دیں۔ جو ایسا نہیں کرتے، جان بوجھ کر اپنی ذمہ داری کا حق ادا نہیں کرتے، وہ امانت میں خیانت کرنے والے ہیں اور یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جائیں گے۔

پس عہدیداران کے لئے بھی بڑے خوف کا مقام ہے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آ کر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے اور اُن کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور اُنہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے تا کہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہئے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہوں گے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 362 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

یعنی قوم کے خادم بنیں گے تو پھر بزرگی اور سرداری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال الجزء السادس صفحہ 302 کتاب السفر من قسم الأقوال الفصل الثانی فی آداب السفر، الوداع حدیث: 17513 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ حدیثیں پڑھنے، سنانے اور سننے کا فائدہ تبھی ہے جب اُن پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش ہو۔ عہدیداروں کو اپنا کردار بہر حال بہت بلند رکھنا چاہئے۔ لوگ باتیں بھی کرتے ہیں لیکن ایک عہدیدار کا کام ہے کہ حوصلے سے کام لے اور کبھی ایسے شخص کے لئے بھی اپنے جذبۂ ہمدردی کو نہ مرنے دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول 362 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی بھی وضاحت ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے غصہ کو قابو میں رکھے‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث: 6114)

غصہ قابو میں ہو تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوتے ہیں اور تبھی ہمدردی کے ساتھ فیصلے بھی ہوتے ہیں۔ پس یہ معیار ہے جو ہمارے عہدیداران کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ باتیں جو مَیں کہہ رہا ہوں، صرف جرمنی کے عہدیداران کے لئے نہیں ہیں بلکہ میرے مخاطب تمام دنیا کے جماعتی عہدیداران ہیں۔ انگلستان کے بھی، پاکستان کے بھی، ہندوستان کے بھی اور امریکہ اور کینیڈا کے بھی اور آسٹریلیا اور انڈونیشیا کے بھی اور افریقہ کے بھی۔ یہ وضاحت میں اس لئے کر رہا ہوں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہے وہیں کے لوگوں کی ایسی حالت ہے۔ جبکہ جیسا عام خطبات میں جماعت کا ہر فرد مخاطب ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی مخصوص طبقے کے بارے میں بات ہے تو وہ دنیا میں جہاں بھی ہیں وہ سب مخاطب ہیں۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے سے بھی خلیفہ وقت کو اپنی بات پہنچانے کا ایک آسان ذریعہ مہیا فرما دیا ہے اور یہ سہولت مہیا فرما دی ہے۔ اس لئے مختلف جگہوں پر مختلف باتیں ہوتی رہتی ہیں اور مخاطب تمام دنیا کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ ہاں یہ یقیناً اُس ملک کی سعادت ہے۔ اگر میں جرمنی میں مخاطب ہوں تو جرمنی والوں کی سعادت ہے یا اُن لوگوں کی سعادت ہے جو میرے سامنے بیٹھے ہوں اور براہ راست بات سُن رہے ہوں اور وہ اپنے آپ کو سب سے پہلا مخاطب سمجھیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو شرائطِ بیعت میں نے پڑھی ہیں وہ کسی خاص طبقے کے لئے نہیں یا کسی مخصوص قسم کے لوگوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہر احمدی ان کا مخاطب ہے۔ ہر وہ شخص مخاطب ہے جو اپنے آپ کو نظامِ جماعت سے منسلک سمجھتا ہے۔ مَیں نے وضاحت کی خاطر عہدیداروں کے بارے میں بتایا ہے کیونکہ اُن کو جماعت کے سامنے نمونہ ہونا چاہئے۔ اس لئے ان کو اپنی حالتوں کا دوسروں سے بڑھ کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ پس یہ کوئی محدود حکم یا شرط نہیں ہے بلکہ افرادِ جماعت کے لئے، سب کے لئے ضروری ہے۔ پس ہمیشہ ان شرائط کے الفاظ پر غور کرتے ہوئے اس کا پابند رہنے کی کوشش کریں۔ اس کے کیا معیار ہونے چاہئیں؟ اس کی مَیں مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ چوتھی شرط میں ایک احمدی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ کبھی بھی کسی کو اپنے ہاتھ سے یا زبان سے تکلیف نہیں دینی۔ یہ معیار انسان تبھی حاصل کر سکتا ہے جب تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ دل اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے پُر ہو۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ آپس میں بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے دشمنیاں نہ رکھو۔ اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا۔ اُسے ذلیل نہیں کرتا اور اُسے حقیر نہیں جانتا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ’’تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے‘‘۔ فرمایا ’’کسی آدمی کے شر کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے‘‘۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ.... حدیث: 6541)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

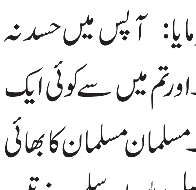

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

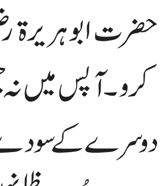

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

آج آپ دنیا پر نظر دوڑا کر دیکھ لیں۔ جو ظلم ہو رہے ہیں، جو حقوق غصب کئے جا رہے ہیں، جو مسلمان مسلمان کی گردنیں کاٹ رہے ہیں، جو ظلم و بربریت کے بازار ہمیں ہر طرف گرم ہوتے نظر آتے ہیں، اُن کی بنیاد یہی حسد ہے اور تقویٰ میں کمی ہے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے اور انتہا پسندی سے بچے ہوئے ہیں۔ لیکن چھوٹے پیمانے پر ہمارے گھروں میں بھی، ہمارے ماحول میں بھی یہ بیماریاں موجود ہیں جن کا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک حقیقت پسندی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جائزے لے تو خود اُسے نظر آ جائے گا کہ میں آپ کو یہ غلط باتیں نہیں کہہ رہا۔ بھائیوں بھائیوں میں حسد کی بنیاد پر رنجشیں ہیں۔ افرادِ جماعت میں حسد کی بنیاد پر رنجشیں ہیں۔ عورتوں میں حسد کی بنیاد پر رنجشیں ہیں۔ اس بات پر حسد شروع ہو جاتی ہے کہ فلاں کو فلاں خدمت کیوں سپرد ہو گئی ہے؟ میرے سپرد کیوں نہیں ہوئی؟ اگر ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے اور یقینا ہے تو پھر بجائے عہدہ کی خواہش رکھنے کے استغفار کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اگر کسی وقت بھی میرے سپرد یہ خدمت ہوئی تو میں اس کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکوں۔ عہدہ کی خواہش رکھنے والے کے بارے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو پھر عہدہ ہی نہ دو۔

(صحیح بخاری کتاب الأحکام باب مایکرہ من الحرص علی الامارۃ حدیث:7149)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امانتوں کی حفاظت کرو تم اس بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ عہدے اور جماعتی خدمت بھی امانتیں ہیں۔ اگر انسان کے دل میں تقویٰ ہو تو وہ ہر وقت خوفزدہ رہے کہ جو خدمت میرے سپرد ہے اُس کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے میری جواب طلبی ہو گی اور کسی بندے کے سامنے جواب طلبی نہیں ہو گی جس کو باتوں میں چرا کر دھوکہ دیا جا سکتا ہو بلکہ اُس عالم الغیب، علیم و خبیر خدا کے سامنے جواب دہی ہو گی جس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں، جسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پس اگر یہ بات سب عہدیدار بھی سامنے رکھیں اور عہدوں کی خواہش رکھنے والے بھی سامنے رکھیں تو نفسانی خواہشات کے بجائے تقویٰ کی طرف قدم آگے بڑھیں گے۔ پھر یہ تقویٰ کی کمی ہے جو معمولی باتوں پر رنجشوں کو بڑھاتی ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ یہ منصوبہ بندی ہو رہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دُکھ کس طرح پہنچایا جائے۔ فلاں کو نظامِ جماعت اور خلیفۂ وقت کے سامنے کس طرح گھٹیا اور ذلیل ثابت کیا جائے یا کم تر ثابت کیا جائے یا اُس کی کوئی کمزوری اُس کے سامنے لائی جائے۔ یہاں تک کہ مجالس میں اُس کے بیوی بچوں کو کس طرح ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ پورا خاندان بعض دفعہ اس میں involve ہو جاتا ہے۔

پس کجا تو اس شرط پر بیعت ہو رہی ہے کہ نہ صرف یہ کہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا بلکہ ہمدردی کے راستے تلاش کروں گا۔ فائدہ پہنچانے کی ترکیبیں سوچوں گا اور کجا یہ عمل ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا، اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ان دنوں میں اپنے یہ جائزے لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ دن اس راہ کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ مَیں یہ سب باتیں کسی مفروضے پر بنیاد کر کے نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت میں ایسے معاملے سامنے آتے ہیں جو میرے لئے پریشانی کا موجب ہوتے ہیں، شدید شرمندگی کا باعث بنتے ہیں کہ میں تو دنیا کو یہ بتاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو حقوق کی ادائیگی کی راہیں تلاش کرتی ہے۔ اُس مسیح موعود کو ماننے والی ہے جو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلانے کے لئے اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا اور ہمارے بعض افراد کی کیا حالت ہے۔ اُن کو دیکھ کر غیر کیا کہیں گے کہ تمہارے دعوے کیا ہیں اور تمہارے لوگوں کے عمل کیا ہیں؟ پس اگر ہم نے دنیا میں انقلاب کا ذریعہ بننا ہے تو پھر اپنی زندگیوں میں بھی، اپنی حالتوں میں بھی وہ انقلابی کیفیت طاری کرنی ہو گی جس کی زمانے کے امام نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں ہم سے توقع کی ہے۔

پھر اس حدیث میں ایک نصیحت (باقیوں کو میں چھوڑتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمائی ہے کہ ’’ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو‘‘۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ سودے کو خراب کرنے کے لئے، اپنے دلی بُغض اور کینے کا اظہار کرنے کے لئے سودا بگاڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اپنے بہتر وسائل اور ذرائع کی وجہ سے سودا خراب کرنے کی نیت سے کسی چیز کی زیادہ قیمت نہ لگا لو۔ بلکہ اس ارشاد میں بڑی وسعت ہے۔ بعض دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مثلاً کسی نے ایک جگہ رشتہ کیا ہے۔ وہ بات چل رہی ہوتی ہے تو اُس پر اور رشتہ لے کر دوسرا فریق پہنچ جاتا ہے۔ ایک تو اگر علم میں ہو تو رشتے پر رشتہ کسی احمدی کو نہیں بھیجنا چاہئے، نہ لڑکی والے کو لے جانا چاہئے، نہ لڑکے والوں کو۔ دوسرے جس لڑکی اور لڑکے کے رشتے کی بات چل رہی ہے اُنہیں بھی اور اُن کے گھر والوں کو بھی پہلے آئے ہوئے رشتے کے بارے میں دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے اور بعد میں آنے والے رشتے کو سوچنا بھی نہیں چاہئے، سوائے اس کے کہ دعاؤں کے بعد پہلے رشتے کی دل میں تسلی نہ ہو۔ پھر بعض دفعہ یہ صورتحال بھی بنتی ہے کہ ایک لڑکی کا رشتہ کسی لڑکے سے آیا ہے اور لڑکے یا اُس لڑکی کے گھر والوں سے کسی تیسرے شخص کو رنجش ہے تو لڑکی کے گھر والوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں کہ اُس میں فلاں فلاں نقص ہے اور اس سے بہتر رشتہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس کا انکار کر دو۔ اور وہ بہتر رشتہ کبھی پھر بتایا ہی نہیں جاتا۔ اور یوں حسد، کینے، بغض اور تقویٰ میں کمی کی وجہ سے دو گھروں کو برباد کیا جاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ لڑکی والوں اور لڑکی کو بدنام کرنے کے لئے اس طرح کے حربے استعمال کئے جاتے ہیں اور بیچاری لڑکیوں کو بدنامی کے داغ لگائے جاتے ہیں اور یہ سب حسد کا نتیجہ ہے۔ گویا ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ لڑکیوں پر الزام تراشی کی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے رسول کے اس حکم پر عمل کریں کہ اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر کرو۔ ہر معاملے میں تقویٰ کا اظہار اور استعمال کرو اور تقویٰ کا معیار تمہارے لئے وہ اسوہ حسنہ ہے جس کے بارے میں قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب:22)۔ یقینا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اسوہ حسنہ ہے۔ آپ نے صرف مومن کی یہی تعریف نہیں کی کہ اُس کے شر سے مسلمان محفوظ رہے بلکہ فرمایا مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔ اور آپ وہ ہستی تھے جو ہمدردیٔ خلق میں بھی اپنے نمونے کے لحاظ سے انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ شفقت اور رأفت میں بھی آپ انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اور کوئی خُلق ایسا نہ تھا جس کی انتہائی حدود کو بھی آپ نے نہ پا لیا ہو۔ پس آج جب ہم اپنے آپ میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں تو ان نمونوں کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن نصائح کو سننے کی ضرورت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونے اور آپ کے حوالے سے ہم تک پہنچیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ’’دین خیر خواہی کا نام ہے۔ جب عرض کیا گیا کس کی خیر خواہی؟ تو آپؐ نے فرمایا اللہ، اُس کی کتاب، اُس کے رسول، مسلمان ائمہ اور اُن کے عوام الناس کی خیر خواہی‘‘۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان أن الدین النصیحۃ حدیث:196)

پس ایک حقیقی مومن کے لئے کوئی راہِ فرار نہیں ہے۔ عوام الناس کی خیر خواہی کے مقام کو بھی اُس مقام تک پہنچا دیا جس کی ادائیگی کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کا حق ادا ہو سکتا ہے، نہ اُس کی کتاب کا حق ادا ہو سکتا ہے، نہ اُس کے رسول کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حقیقی تقویٰ صرف ایک قسم کی نیکی سے حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ تمام قسم کی نیکیوں کو بجا لانے کی کوشش نہ ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 680۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر دیکھیں ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے عاجزی کی انتہائی حدوں کو پہنچی ہوئی دعا۔ وہ نبی جو ہر وقت اپنی جان کو دشمنوں کے لئے بھی ہمدردی کے جذبے کے تحت ہلکان کر رہا تھا، جس کا رُواں رُواں اپنوں کے لئے سراپا رحمت و شفقت تھا، اپنے رب کے حضور عاجزی اور بیقراری سے یہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! مَیں بُرے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات۔ باب دعاء امّ سلمۃ رضی اللہ عنہا)

پس یہ وہ تقویٰ ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ وہ یہاں ہے اور یہ وہ کامل اسوہ ہے جس کی پیروی کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ پس ہمیں کس قدر اس دعا کی ضرورت ہے۔ کس قدر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ کس قدر ہمیں اپنے گریبان میں جھانک کر شرمندہ ہونے کی ضرورت ہے۔

پھر آپؐ فرماتے ہیں ’’جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی بے چینی اور تکلیفوں کو اُس سے دور کر دے گا اور جس نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اُس کے لئے آسانی مہیا کی، اللہ تعالیٰ آخرت میں اُس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ آخرت میں اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس بندے کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو‘‘۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر حدیث:6853)

پس کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں قیامت کے دن تمام قسم کی بے چینیوں سے پاک رہوں گا۔ کون ہے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

جو اپنے عمل پر نازاں ہو کہ میں نے بہت نیک اعمال کو کما لیا ہے، بہت نیک عمل کر لئے ہیں۔ پس یہ دنیا تو بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہر دم، ہر لمحہ اس فکر میں ایک مومن کو رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے ہوئے نیکیوں کی توفیق پاؤں۔ پتہ نہیں کونسی چیز مجھے خدا تعالیٰ کے قریب کر دے۔ میری بخشش کا سامان کر دے۔ کتنا پیارا ہمارا خدا ہے اور کتنا پیارا ہمارا رسول ہے جس نے ہر عمل کے بارے میں کھول کر بتا دیا۔ کسی عمل کو بھی کم اہمیت نہیں دی۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے خدا کو راضی کرنے اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ اُن کی بے چینیوں کو دور فرمائے، تا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوسرے سے ہمدردی اور شفقت کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 439-438۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

(یہ تو بہت بڑی بات ہے کہ خبر گیری کی جائے، اُن کا تو مذاق اُڑایا جاتا ہے، ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جبتک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 217-216۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی خوبی بیان کرتے ہوئے، مسلمانوں کی خوبی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''قرآنِ شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں مَیں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (سورۃ النساء: 37) تم خدا کی پرستش کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ، اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں۔ (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتے دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علمِ دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو، جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا''۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 209-208)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ''اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو وہ اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ...... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-11)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے افراد کے لئے تعلیم اور دلی کیفیت کا اظہار ہے تا کہ نہ صرف یہ کہ دنیا کے سامنے ایک پاک نمونہ قائم کرنے والے ہوں بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے بھی بن جائیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن الترمذی کتاب البر و الصلة باب ماجاء فی رحمة المسلمین حدیث: 1924)

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کا رحم مانگتے ہیں، اُس سے اُس کی رحمت کے تمام چیزوں پر حاوی ہونے کا واسطہ دے کر اُس سے دعا مانگتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی ہمدردیٔ خلق کے جذبے کو بھی پہلے سے بڑھ کر دکھانا ہوگا، اُس میں بھی وسعت دینی ہوگی۔

پس ان دنوں میں جہاں احمدی اپنی عبادتوں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے سے خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہمدردیٔ خلق اور رنجشوں کو دور کرنے اور اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دلوں کی کدورتیں اور رنجشیں دور نہ ہوں۔ اصل ہمدردیٔ خلق کا جذبہ تو وہیں ظاہر ہوتا ہے جہاں ہر ایک سے بلا امتیاز اور بلا تخصیص ہمدردی کا جذبہ ہو اور یہی ہمدردی کا جذبہ پھر ایک دوسرے کے لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ اور پھر آپس کی دعاؤں سے تقویٰ کا قیام عمل میں آتا ہے۔ دلوں اور روحوں کی پاکیزگی کے سامان ہوتے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کے نئے معیار قائم ہوتے ہیں۔ پس جس بات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے عہدِ بیعت لیا ہے، یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ ہماری حالتوں میں انقلاب لانے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بھی ضروری ہے اور معاشرے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے اور انقلاب لانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس جذبے کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کریں۔ اور دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہم میں سے ہر ایک جلسہ کی برکات کو سمیٹنے والا ہو۔ ہماری نسلیں بھی احمدیت کے ساتھ مضبوطی سے جڑی رہیں اور ایک روحانی انقلاب اپنی حالتوں میں پیدا کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اور آئندہ بھی ہمیشہ جماعت کو، جماعت کے افراد کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

ہمدردی کے جذبے کے تحت یہ بھی دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اُس تباہی سے دنیا کو بچا لے جس کی طرف یہ بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ مسلم اُمّہ کے اور مسلمان حکومتوں کے لئے بھی دعائیں کریں یہ بھی آجکل بڑے ابتلا میں آئی ہوئی ہیں اور اپنے جائزے لینے کی کوشش نہیں کرتیں کہ کس وجہ سے یہ ابتلا میں آئی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ایک دو اور باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ نمازوں کی طرف بھی خاص توجہ ان دنوں میں رکھیں۔ صبح فجر کی نماز میں مَیں نے دیکھا تھا لوگ یہاں ہال میں سوئے ہوئے تھے اور نماز بھی ہو گئی تو سوئے رہے تھے۔ حالانکہ تہجد بھی یہاں پڑھی گئی تھی، پھر نماز بھی پڑھی گئی لیکن اُن میں سے بعض جوان بھی تھے، سوئے ہوئے تھے۔ اگر کوئی بیمار بھی ہے تو نماز پڑھنا تو بہرحال ضروری ہے۔ اُٹھ کے نماز پڑھیں اور پھر سوئیں۔ لیکن یہ نمونہ آئندہ یہاں ہال میں قائم نہیں ہونا چاہئے۔ انتظامیہ کو بھی یہ دیکھنا چاہئے۔ شعبہ تربیت جو ہے اُن کو ہر ایک کو جگانا چاہئے۔

اسی طرح مَیں نے کل کارکنان کو کہا تھا، سب کو کہتا ہوں کہ سیکیورٹی پر نظر رکھنا۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ایک ہال میں بند ہیں تو بڑے اچھے سیکیورٹی کے انتظامات ہیں۔ بیشک ہیں لیکن تب بھی ہر ایک کو اپنے ماحول پر دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔ کسی قسم کی شرارت سے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

دوسرے اب جمعہ کے بعد، نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی تھیں، جن کی کل بانوے سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سیدۃ چھوٹی آپا ام متین صاحبہ سے چھوٹی تھیں۔ دوسرے نمبر پر تھیں اور میٹرک کی تعلیم کے بعد دینیات کلاس پاس کی۔ یہ مکرم پیر صلاح الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں جو حکومت نے ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر رہے یا بہرحال بڑے سرکاری عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ 1943ء سے لے کر 44ء تک ملتان کی لجنہ کی صدر کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ پارٹیشن کے فوراً بعد راولپنڈی میں سیکرٹری مال اور دیگر جماعتی عہدوں پر فائز رہیں۔ 1971ء میں آپ کو اپنے خاوند کے ساتھ حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور ان کی یہ خوبی جو تھی جو ہر ایک نے ان کے بارے میں لکھی ہے، وہ یہ تھی کہ گو انہوں نے بعض حادثات بھی دیکھے۔ ایک جوان بیٹے کی موت بھی ہوئی۔ خاوند کی موت کے بعد جوان بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں کہ اچانک اُس کی وفات ہو گئی۔ لیکن ہمیشہ صبر سے کام لیا۔ انہوں نے کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ بہت دعا گو اور عبادت گزار تھیں۔ بچوں کو اکثر یہ نصیحت کرتی تھیں کہ عبادت کی طرف توجہ کرو اور نماز کو نہ چھوڑو۔ صدقہ خیرات بہت کرتی تھیں۔ بعض خواتین کے باقاعدہ وظیفے لگائے ہوئے تھے۔ اسی طرح مطالعہ کا بھی بڑا شوق تھا۔ صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک میں بے مثال تھیں۔ اپنے خاندان کے ساتھ، سسرال کے ساتھ جن میں سے بہت سے غیر احمدی تھے، بہت عزت سے پیش آتی تھیں۔ سسرال والے بھی آپ کی نصائح اور باتوں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ اسی طرح قرآنِ کریم پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ جہاں بھی آپ رہی ہیں وہاں قرآنِ کریم بچوں کو پڑھایا کرتی تھیں۔ قرآنِ کریم پڑھانے سے قبل پوری تیاری کیا کرتی تھیں۔ اُس کے نوٹس لیا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو اکثر تکبر سے بچنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ جو رشتے دار کم تعلیم یافتہ ہیں ان کے بارے میں کہا کرتی تھیں کہ ان کے ساتھ کبھی تکبر سے پیش نہ آؤ۔ اور فرماتی تھیں کہ بوریا نشینوں کے ساتھ بوریا نشین ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رکھے، جماعت سے وابستہ رکھے اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق تو آواز اچھی رہی۔ لجنہ میں بھی اچھی رہی اور مَردوں میں بھی بہت اچھی رہی لیکن پتہ نہیں echo کیوں واپس آ رہی تھی۔ دوبارہ میرے الفاظ واپس آ رہے تھے۔ بہرحال اگر اچھی رہی تو الحمدللہ اور اگر بہتری کی ضرورت ہے تو مزید بہتری کریں۔

رمضان المبارک کے بارے میں
سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

(مکرم عبد الرشید ضیا مربی سلسلہ دعوت الی اللہ بھارت)

رمضان المبارک اور شعبان کے مہینہ کا آپس میں ایک گہرا تعلق و ربط ہے مشہور ہے۔ کہ ’’شعبان بادل کی مانند ہے اور رمضان بارش کی طرح‘‘

یعنی جس طرح آسمان پر ایک معمولی سی بدلی ظاہر ہوتی ہے جو بعد میں گھٹاٹوپ بادلوں میں تبدیل ہوکر موسلا دھار بارش برساتی ہے۔ اسی طرح شعبان کے مہینہ کی حیثیت خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے برسنے کیلئے ایک بدلی کی طرح ہے۔ جو رمضان المبارک کی دراصل تیاری ہے، حصول رحمت اور نزول برکات کے اعتبار سے شعبان کی ۱۵ ر تاریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

اس کے تعلق سے ترمذی شریف میں ایک روایت درج ہے کہ

’’حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں مقیم تھے کہ رات کی تاریکی میں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔

میں گھبرا کر اٹھی اور کافی تلاش کے بعد میں نے آپ کو جنت البقیع میں تنہا عبادت کرتے پایا۔ مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ:۔

اے عائشہ! کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ایسی تو کوئی بات نہ تھی دل میں خیال گذرا کہ شائد آپؐ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔

(ترمذی کتاب الصوم)

اس تعلق سے احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کی آمد پر آپؐ اپنی کمر کس لیا کرتے تھے۔ پہلے سے زیادہ عبادات بجالاتے۔ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ لیا کرتے تھے تا روزے کی عادت ہو جائے۔

ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد دس شعبان ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ (سورۃ البقرۃ ۱۸۴)

یہ وہ آیات قرآنیہ ہیں جن میں روزوں کی فرضیت، اہمیت و برکات و انعامات الٰہیہ کا فرمان الٰہی ہے۔ سیدنا حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ افگن ہونے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کراتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی ہو۔

صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم میں سے ہر ایک کی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ افطاری کا ثواب اس شخص کو عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ پانی سے یا کھجور سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر اجر پانا آگ سے رہائی پانے کا زمانہ ہے اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے مزدور یا غلام سے اس کا کام ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کرے گا‘‘

(مشکوۃ شریف کتاب الصوم)

حضرت مسیح موعودؑ روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی توفیق دے سکتا ہے۔

’’الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

رمضان المبارک قرآن مجید کے نزول کی سالگرہ ہے۔ جیسے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں یہ دور دو دفعہ ہوا۔

روزہ اور قرآن قیامت کے دن اللہ کے حضور بندہ کے حق میں سفارش کریں گے اور ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

الصيام والقران يشفعان ....

فیشفعان۔ رمضان کے آغاز میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلة الشياطين۔

رمضان کی ہر رات فرشتہ یہ آواز دیتا ہے کہ اے نیکی کرنے والے کر گزر اور اے بدی کرنے والے بدی سے رک جا۔

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔

فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسك۔ (بخاری)

خلوف اس بو کو کہتے ہیں جو معدے کے خالی ہونے پر روزہ دار کے منہ سے نکلتی ہے۔

الصيام لي وانا اجزي به (بخاری)

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔

روزہ ڈھال ہے یعنی برائیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

الصوم جنة يسجن بها العبد من النار۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

’’یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے سے کثرت اس میں مکاشفات ہوتے ہیں‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561)

’’میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

’’وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔‘‘ (ایضاً 564)

’’جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے‘‘

(بدر 17 اکتوبر 1907)

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے‘‘ (الحکم 24 جنوری 1901ء)

’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے‘‘۔ (الحکم 29 فروری 1901ء)

’’کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اور اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔‘‘ (تقریر جلسہ سالانہ 1906ء)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا اس ارشاد پر مضمون کا ختم کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

’’بخاری کتاب الدعوات میں مندرج مندرجہ ذیل استغفار سید الاستغفار کہلاتا ہے خاص طور پر اس رمضان میں تحفہ کے طور پر جماعت کے سامنے پیش نظر رہے اور باقی رمضان میں اپنی توجہ اس کی طرف مرکوز رکھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ عَلَيَّ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری کتاب الدعوات)

یعنی اے میرے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں میں تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دلی یقین اور توجہ کے ساتھ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر دن یا رات کو وفات پا جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

حضور نے فرمایا پس یہ دن اور رات کی بڑی عظیم اور گہری دعا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لیں اور رمضان میں اس استغفار کا سہارا لیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار ہے۔‘‘

(درس القرآن 31 دسمبر 1998ء)

وما توفیقی الا باللہ

❁❁❁

رحمت، مغفرت کے حصول اور دوزخ سے رہائی کا مہینہ رمضان المبارک

سید قیام الدین برق، مبلغ سلسلہ دعوۃ الی اللہ بھارت

قرآن مجید اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں ماہِ مقدس رمضان کے بہت سے فضائل اور عظمتوں کا ذکر ملتا ہے ان حیات بخش ارشادات عالیہ کے علم کے بعد کوئی بھی کلمہ گو مسلمان ایسا نہیں جو خوشی خوشی ماہِ رمضان میں خاص کر روزہ کی حالت میں پیش آمدہ مشقت جملہ شرعی شرائط کے ساتھ برداشت کرکے اس کے ثواب کا طالب نہ ہو جائے۔

روزہ سے مقصود انسان میں تقویٰ کا پیدا کرنا ہے اور اس کے ذریعہ نفس کو درست کرنا ہے۔ کلام پاک میں روزہ کو متقی بننے کا ایک مجرب نسخہ بتایا گیا ہے یعنی اگر تم اس نسخہ پر عمل کروگے تو متقی بن جاؤ گے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (البقرۃ ۱۸۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک خوبصورت لطیف نکتہ اس تعلق سے یہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

”جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے اس کی فروع ہیں وہ چار منابع یہ ہیں۔ اوّل کھانا دوم پینا۔ سوم شہوت۔ چہارم حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان سے بچنے کے لئے روزے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزے دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کیلئے اُٹھنا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکاّ لگتا ہے پھر کھانے پینے اور شہوت سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کیلئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریات زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے“۔ (الفضل ۷ا دسمبر ۱۹۴۴)

پیغمبر اسلامؐ نے اس ماہِ مبارک کے بڑے بڑے فضائل اور عظمتیں بیان کی ہیں ایک موقعہ پر فرمایا:۔

”جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام باب الریّان ہے اس میں بجز روزہ داروں کے اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ”جس شخص نے رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کیلئے رکھا تو اس کے پچھلے گناہ سب معاف کردیئے جائیں گے اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا ایماناً واحتساباً ثواب حاصل کرنے کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ سب معاف کردیئے جائیں گے اس حدیث کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔” مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کہ ”صیام اور قرآن یہ دونوں بندے کی شفاعت کریں گے چنانچہ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں نے دن میں اس کو کھانے اور شہوت سے روک رکھا تھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات میں سونے سے روک رکھا تھا اس لئے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”دیکھو یہ ماہِ مبارک (رمضان) ہمارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بڑھ کر ہے“

عظمت رمضان کے تعلق سے حضور نبی پاکؐ کا ایک معروف خطبہ پیش خدمت ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ:۔

”اے لوگو! تم پر ایک مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی بھی نفلی کام کرے گا تو وہ ایسا ہے جیسے اس کے غیر میں فرض ادا کرنا اور جو شخص اس میں فرض ادا کرے تو وہ ایسا ہے کہ اس کے غیر میں ستر فرض ادا کئے ہوں۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا صلہ جنت ہے اور یہ مواساۃ (غم خواری جو دوسخا) کا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا اور ایسا ہوگا کہ گویا اس نے جہنم سے ایک رقبہ کو آزاد کیا اور اس کو اس روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ حدیث شریف کے الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں:۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئٌ۔ (ترمذی کتاب الصوم)

یعنی رسول اللہ نے فرمایا: جو روزہ افطار کرائے اُسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی“۔

حدیث کے مطابق روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد) اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا ہے۔ اسی طرح بعد افطار یہ دُعا پڑھے ” ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (ابوداؤد کتاب الصوم)

پیاس دور ہوگئی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر خدا تعالیٰ چاہے ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ دَعْوَةً لَا تُرَدُّ۔ یعنی روزہ دار کیلئے اس کے افطار کے وقت ایسی دُعا ہوتی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی“۔ حدیث شریف میں ذکر ہے کہ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے تو بہت سے لوگ ایسے نادار ہیں کہ کسی روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ یہ ثواب اسے بھی دے گا جو کسی کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی پلا کر افطار کرا دے۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائیں گے کہ وہ دخول جنت تک پیاسا نہ ہوگا نیز رسول اللہ صلعم نے یہ بھی فرمایا کہ ”یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے اور وسط مغفرت ہے اور آخر دوزخ سے رہائی ہے اور جو شخص اس ماہ میں اپنے غلام پر تخفیف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی دے گا“۔

روزہ رکھنے والے کا درجہ:

حدیث قدسی ہے كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ۔ (بخاری کتاب الصوم)

یعنی انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اس لئے میں خود اس کی جزا بنوں گا یا میں خود ہی اس کی جزا دوں گا“۔

نیز رسولِ اکرمؐ نے فرمایا:۔ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

(بخاری کتاب الصوم)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری یا مُشک سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بندے نے میرے لئے کھانا پینا اور نفسانی خواہشات کو چھوڑا، روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔

حکیم الامت سیدنا نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح الاوّل کا بیان فرمودہ اس تعلق سے ایک قابل قدر نکتہ بھی نہایت ہی وجد آفریں ہے آپؓ فرماتے ہیں ”جو انسان روزہ میں چیزیں خدا کیلئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کیلئے کوئی قانونی اور اخلاقی جُرم نہیں تو اس سے اسے یہ عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کیلئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔“

(الفضل ۷ا دسمبر ۱۹۶۶)

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ اس ماہِ مقدس میں جماعتِ مومنین کو صحیح معنوں میں بھرپور طریق پر استفادہ کی توفیق دے تا کہ مکمل طور پر اُن کا شیطان زنجیر میں جکڑا رہے اور مومنین کے لئے جنت کے دروازے بمطابق فرمانِ رسولؐ کھلے ہی رہیں۔

(آمین) ❀❀❀

Flat For Sale

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)

(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

Tanveer Akhtar **08010090714**

Rahmat Eilahi **09990492230**

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of

SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

منقولات

جدید سائنسی ریسرچ اور روزہ

رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں رکھے جانے والے روزوں کے بے شمار روحانی فوائد کے ساتھ جسمانی فوائد بھی ہیں مندرجہ ذیل مضمون ’’رمضان المبارک اور ہماری زندگی‘‘ مشعل رحیم بحوالہ ماہنامہ فکر وصحت رامپور جولائی ۲۰۱۲ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ مضمون کا عنوان ہمارا ہے۔(مدیر)

جدید سائنسی ریسرچ کی روشنی میں دیکھیں کہ روزہ انسانی جسم پر کس طرح اپنے مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔

روزہ اور نظام ہضم:

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ نظام ہضم ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضا پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم اعضا جیسے منہ اور جبڑے میں لعابی غدود، زبان، گلا، مقوی نالی Limentary Cannal یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی۔ معدہ، بارہ انگشتی آنت ، جگر اور لبلبہ اور آنتوں کے مختلف حصے وغیرہ تمام اعضا اس نظام کا حصہ ہیں۔ جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ نظام حرکت میں آجاتا ہے۔ اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کردیتا ہے۔

ہمارے عام لائف اسٹائل کی وجہ سے یہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ ، جنک فوڈز اور طرح طرح کے مضرصحت الم غلم کھانوں کی وجہ سے متاثر ہوجاتا ہے روزہ اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کردیتا ہے اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کو نظام ہضم میں حصہ لینے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ جگر کا یہ آرام روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی مقدار میں خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی، اگر معدہ میں داخل ہوجائے تو پورا کا پورا نظام ہضم اپنا کام شروع کردیتا ہے۔ اور جگر فوراً مصروف عمل ہوجاتا ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے۔ جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے۔ اسے یا تو ہر لقمے کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اس کے ہضم ہوکر تحلیل ہوجانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے جبکہ روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبلن Globulin جو جسم کے محفوظ رکھنے والے مدافعتی نظام کو تقویت دیتا ہے، کی پیداوار پر صرف کرتا ہے۔

رمضان المبارک میں موٹاپے کے شکار افراد کا چار سے پانچ کلو وزن کم ہوسکتا ہے جبکہ روزے رکھنے سے اضافی چربی بھی ختم ہوجاتی ہے ۔ وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور موٹاپے کا شکار ہیں وہ ضرور روزے رکھیں تاکہ ان کا وزن کم ہوسکے ۔ یاد رہے کہ جدید میڈیکل سائنس کے مطابق وزن کم ہونے سے بے اولاد خواتین کو اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ روزے سے معدے کی رطوبتوں میں توازن آتا ہے۔ نظامِ ہضم کی رطوبت خارج کرنے کا عمل دماغ کے ساتھ وابستہ ہے۔ عام حالت میں بھوک کے دوران یہ رطوبتیں زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہیں۔ جس سے معدے میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے جبکہ روزے کی حالت میں دماغ سے رطوبت خارج کرنے کا پیغام نہیں بھیجا جاتا کیونکہ دماغ کے خلیوں میں یہ بات موجود ہوتی ہے کہ روزے کے دوران کھانا پینا منع ہے یوں نظامِ ہضم درست کام کرتا ہے۔ روزہ نظام ہضم کے سب سے حساس حصے گلے اور غذائی نالی کو تقویت دیتا ہے اس کے اثر سے معدہ کی رطوبتیں بہتر طور پر متوازن ہوجاتی ہیں۔ جس سے تیزابیت Acidity جمع نہیں ہوتی اور اس کی پیداوار رک جاتی ہے۔ معدہ کے ریاحی دردوں میں کافی افاقہ ہوتا ہے، قبض کی شکایت رفع ہوجاتی ہے اور پھر شام کو روزہ کھولنے کے بعد معدہ زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام انجام دیتا ہے۔ روزہ آنتوں کو بھی آرام اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ یہ صحت مند رطوبت کے بننے اور معدہ کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔ آنتوں کی شرائین کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے مثلاً انتڑیوں کا جال روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے ۔ اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہوسکتے ہیں۔

روزہ اور دورانِ خون:

روزے کے جسم پر جو مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر خون کے روغنی مادوں میں ہونے والی تبدیلیاں ہیں، خصوصاً دل کے لئے مفید چکنائی ’’ایچ ڈی ایل‘‘ کی سطح میں تبدیلی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ اس سے دل اور شریانوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح دو مرتبہ چکنائیاں ایل ڈی ایل اور ٹرائی گلیسرائیڈ کی سطحیں بھی معمول پر آجاتی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک ہمیں غذائی بے اعتدالیوں پر قابو پانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے اور اس میں روزہ رکھنے سے چکنائیوں کے استحالے (میٹابولزم) کی شرح بھی بہت بہتر ہوجاتی ہے۔ یاد رہے کہ دوران رمضان چکنائی والی اشیاء کا کثرت سے استعمال ان فوائد کو مفقود کرسکتا ہے۔

دن میں روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہوجاتی ہے، یہ اثر دل کو انتہائی مفید آرام مہیا کرتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ روزے کے دوران بڑھا ہوا خون کا دباؤ کم سطح پر ہوتا ہے۔ شریانوں کی کمزوری اور افسردگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے کا پوری طرح تحلیلنہ کرسکنا ہے۔ افطار کے وقت تک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہوچکے ہوتے ہیں، اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزا جم نہیں پاتے جس کے نتیجے میں شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماری شریانوں کی دیواروں کی سختی Arteriosclerosis سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے۔ روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودا حرکت پذیر ہوجاتا ہے اور خون کی پیدائش میں اضافہ ہوجاتا ہے اس کے نتیجے میں کمزور لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر خون کی کمی دور کرسکتے ہیں۔

روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنا ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہوجاتے ہیں۔ خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلیے جنہیں اپی تھیلیل Epithelial سیل کہتے ہیں اور جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں، ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے بڑی حد تک آرام اور سکون ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سائنسی نقطہ نظر سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود (گلینڈز) تیموسہ اور لبلبہ Pencreas کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں کہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کرسکیں اور مزید کام کرنے کیلئے اپنی توانائیوں کو جلادے سکیں۔

روزہ اور نظام اعصاب:

روزہ کے دوران بعض لوگوں کو غصے اور چڑچڑے پن کا مظاہرہ کرتے دیکھا گیا ہے مگر اس کو یہاں پر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ان باتوں کا روزہ اور اعصاب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس قسم کی صورت حال انانیت یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ دوران روزہ ہمارے جسم کا اعصابی نظام ہضم پرسکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے نیز عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کردیتی ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہوکر ختم ہوجاتی ہیں ۔ روزہ کے دوران چونکہ ہم نفسیاتی خواہشات سے دور رہتے ہیں چنانچہ اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر کسی قسم کے منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اس سے دماغ میں دوران خون کا بے مثال توازن قائم ہوجاتا ہے جو کہ صحت منداعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی شعور جو رمضان کے دوران عبادت کی یکسوئی کی بدولت صاف شفاف ہوجاتا ہے روزہ محض کھانے پینے سے رُک جانے کا نام نہیں بلکہ انسانی جسم کے ہر اعضاء کی تربیت کا نام ہے۔ جیسے زبان کا روزہ، آنکھ اور کان کا روزہ، ہاتھ اور پاؤں کا روزہ، گویا ہمارے تمام اعمال اللہ کی خوشنودی کے تحت ادا ہوں اور ہم اللہ کی رضا کیلئے قیام اللیل کا اہتمام کریں۔ نوافل ، صدقات ، مساکین کی مدد، یتیموں کی حوصلہ افزائی، بیوگان کو سہارا جیسے معاملات کو اپنی زندگی کے ساتھ جوڑے رکھیں۔ اس حقیقت سے ہمیں روگردانی نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم رمضان کے مقدس مہینے میں ہی اچھے عمل کریں اور باقی گیارہ ماہ لہ ولعب کی نذر ہوں۔ یہ اسلام کا مقصود نہیں ہے۔ جس قدر رمضان کے مہینے میں نیک اعمال کے اعتبار سے ہم مصروف رہتے ہیں ۔ اسی طرح باقی گیارہ مہینے بھی اسی اصول وضابطے کے تحت گزارنے چاہئیں اور اس ٹریننگ کا مقصد زندگی کے حقیقی مقاصد سے جڑنے کی تربیت ہے۔

❁❁❁

امتحان سروس کمیشن صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ صدران جماعت و اُمراء کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال صدر انجمن احمدیہ قادیان نے امتحان سروس کمیشن کیلئے 7 اکتوبر 2012ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔ لہٰذا ایسے احمدی نوجوان جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور امتحان سروس کمیشن میں شامل ہونا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی صدر / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اس پتہ پر مورخہ 31 اگست 2012 تک پہنچا دیں۔ مطلوبہ کوائف:

۱۔ امتحان سروس کمیشن درجہ دوئم کم از کم معیار 10+2 یعنی (انٹرمیڈیٹ)
۲۔ درجہ اوّل کیلئے B.A یا اس کے مساوی ڈگری سیکنڈ ڈویژن پاس کیا ہونا ضروری ہے۔
۳۔ درجہ دوئم کیلئے 10+2 یا انٹرمیڈیٹ کی مارک شیٹ کی تصدیق شدہ کاپی۔
۴۔ درجہ اوّل کیلئے B.A یا اس کے مساوی کی مارک شیٹ کی تصدیق شدہ کاپی۔
۵۔ Birth Certificate کی تصدیق شدہ کاپی۔
۶۔ Health Certificate اصل تصدیق شدہ کاپی۔

پتہ: ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان 143516 فون نمبر 01872-221186

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء کے موقعہ پر نظم پڑھنے کی خواہش رکھنے والے احباب متوجہ ہوں!!

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقعہ پر اجلاسات کے دوران پڑھنے کیلئے درج ذیل نظموں و اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ میں نظم پڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ان کی آواز بھی اچھی ہے ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل اشعار کی اپنے طرز میں خوش الحانی کے ساتھ ریکارڈنگ کروائیں اور اپنی ریکارڈنگ CD کی شکل میں امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ نظارت نشر و اشاعت قادیان کو مورخہ 15 ستمبر 2012ء سے قبل بھجوائیں۔

نظم پڑھنے والوں کے انتخاب کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ کمیٹی جملہ نظم پڑھنے والوں کی آواز اور الفاظ کی ادائیگی اور دیگر امور کے جائزہ کے بعد منتخب احباب کو اجتماعات کے موقعہ پر قادیان بلائے گی اور اس موقعہ پر کمیٹی خود ان سے نظم سن کر ان کے معیار کا جائزہ لے گی جس کے بعد ان کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر نظم پڑھنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب فوری طور پر ان اشعار کی پراکٹس شروع کر دیں اور ان کی اپنی آواز میں ریکارڈنگ کر کے امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ 15 ستمبر تک دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

محاسن قرآن کریم

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
اے سونے والو! جاگو کہ وقت بہار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
جو کچھ مِری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں تھا غریب و بیکس و گم نام و بے ہنر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
جڑ ہے ہر ایک خیر و سعادت کی اتقا
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں

جس کی کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جدا
گُم نام پا کے شہرہ عالم بنادیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اس کا سب رہا
ایسا ہی پاؤگے سخن کردگار میں

کوئی بھی مفتری ہمیں دنیا میں اب دکھا
جس پر یہ فضل ہو، یہ عنایات، یہ عطا

ہجوم مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا طریق

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
سر جھکا بس مالک ارض و سما کے سامنے
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
بصد عجز و منت بصد احترام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
حسینان عالم ہوئے شرمگیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں
زہے خلق کامل زہے حُسن تام
خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
محبت سے گھائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے
بیاں کر دئے سب حلال و حرام
نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
صفات جمال اور صفات جلال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
مقدس حیات اور مطہر مذاق
سوار جہانگیر یکراں بُراق
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علمدار عشاق ذات یگاں
معارف کا اک قلزم بیکراں

شفیع الوری مرجع خاص و عام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
علیك الصلوٰة علیك السلام
جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور جبیں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
علیك الصلوٰة علیك السلام
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
علیك الصلوٰة علیك السلام
دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
شریعت کو کامل کیا آپؐ نے
علیك الصلوٰة علیك السلام
وہ سب جمع ہیں آپؐ میں لامحال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
علیك الصلوٰة علیك السلام
اطاعت میں یکتا، عبادت میں طاق
کہ بگزشت از قصر نیلی رواق
علیك الصلوٰة علیك السلام
سپہدار افواج قدوسیاں
افاضات میں زندۂ جاوداں

پلا ساقیا آب کوثر کا جام
علیك الصلوٰة علیك السلام

منظوم کلام حضرت صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

اخلاص ہے دستور غلامان خلافت
انکار خلافت تو ہے ابلیس کا شیوہ
ہر دور میں مبعوث خلیفہ ہوئے لیکن
یہ لعل نبوت تو ہے اک گوہر یکتا
استادؐ سے شاگردؑ نے وہ فیض ہے پایا
ہے باغ نبوت کا ہی اک نخل ثمردار
اعدائے خلافت تو نگونسار ہوئے ہیں
پڑتے ہیں شریروں پہ ہی خود ان کے شرارے
ہر ذات کی پہچان ہر اک بات کا ادراک
اے تخت نشینو! جو بصیرت ہے تو دیکھو
ہے اہل وفا کی یہ محبت کا تقاضا

تسلیم سے مشروط ہے پیمان خلافت
ہے حزب ملائک تو ثناء خوان خلافت
نبیوں کا ہے سردار ہی سلطان خلافت
بعد اس کے گراں مایہ ہے مرجان خلافت
وہ شان نبوت ہے تو یہ جان خلافت
اُس گل کا ہی تو تخم ہے ریحان خلافت
ہیں نغمہ سرا زمزمہ پیران خلافت
ہے رب خلافت ہی نگہبان خلافت
ہے فضل خدا شامل وجدان خلافت
کس پائے کا ہے تخت سلیمان خلافت
ہوتی رہے پابندی، فرمان خلافت

تا روز قیامت رہے جاری مرے مولا
خوش بختی کا یہ دور یہ فیضان خلافت

محمود کی آمین

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی
کیوں کر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مناجات اور تبلیغ حق

اے خدا اے کار ساز وعیب پوش و کردگار اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
بد گمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حاجت برار
اے میرے یار یگانہ اے مری جاں کی پنہ بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اے میرے پیارو شکیب وصبر کی عادت کرو وہ اگر پھلائیں بدبو تم بنو مشک تتار
نفس کو مارو کہ اُس جیسا کوئی دشمن نہیں چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار
جس نے نفس دوں کو ہمت کر کے زیر پا کیا چیز کیا ہیں اس کے آگے رُستم و اسفند یار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کردیں حال زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش وغیظ مت کچھ غم کرو شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار
افترا ان کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے یہ خیال اللہ اکبر اس قدر ہے نابکار
مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحید پاک تا لگاوے از سرنو باغ دیں میں لالہ زار

میں وہ پانی ہوں جو آیا وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اوصاف قرآن مجید

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفی نکلا
یا الٰہی ! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اُس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

تحریک جدید اور رمضان المبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی مشقت کی عادت استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

”......اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کے اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

”رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین“ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ نمبر ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور 15 رمضان المبارک یعنی مورخہ 4 اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء و صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 4 اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 11 اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دُعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

خدام الاحمدیہ بھاگلپور زون (بہار) کے تحت خدمتِ سیرابی

۲ جون ۲۰۱۲ بروز سنیچروار محترم ذوالفقار علی صاحب نائب زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور کی نگرانی میں شدت کی گرمی کی وجہ سے مین چوک لکا مانجھی بھاگلپور میں مسافروں وراہ گیروں کو برف ڈال کر ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا گیا۔ پروگرام کی خاص بات یہ رہی کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے بینر تلے خدمت خلق کے ان کاموں کی وجہ سے اسٹال کے قریبی لوگوں پر اس کا اچھا اثر پڑا۔ دیگر افراد نے بھی کاموں میں ہاتھ بٹایا۔ خوشگوار ماحول میں احمدیت کا تعارف کرانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ اسٹال میں شاملین تمام خدام کو بہتر اجر عطا فرمائے۔

(مبین اختر، زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور زون)

کیا آپ نے اس ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اس کی رپورٹ دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادی ہے؟ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

یونیورسٹی اور ہائی سکول کی طالبات وطلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ نشستوں کا انعقاد۔

طلباء وطالبات کے مختلف موضوعات پر سوالوں کے جوابات۔ انفرادی اور فیملی ملاقاتیں

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: دوم

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

16 مئی 2012ء بروز بدھ:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور (ننسپیٹ) میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

یونیورسٹی اور ہائی سکول کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ کی یونیورسٹیز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات وطلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ طالبات کے پروگرام کا انعقاد پہلے ہوا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے ''بیت النور'' تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نائلہ حفیظ صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ درعجم صدیقی صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

۞......اس کے بعد "Middle Eastern Studies" کے بارہ میں عزیزہ نزرین علی صاحبہ نے ایک Presentation دی اور بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں عربی زبان میں گریجوایشن ہوتی ہے اور پھر Master بھی کروایا جاتا ہے۔ پہلے چار ماہ عربی گرائمر سکھاتے ہیں پھر اس کے بعد عربی زبان کا لٹریچر وغیرہ پڑھایا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے والے عربی زبان کے استاد بن سکتے ہیں۔ عربی میں تراجم کا کام کر سکتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں موجود سفارت خانوں میں کام کر سکتے ہیں۔ وزارت خارجہ کی منسٹری میں کام کر سکتے ہیں اور اسی طرح عربی زبان جاننے کے لحاظ سے Refugees کے معاملات میں بھی کام کر سکتے ہیں۔ ماسٹر (Master) کی ڈگری کے ساتھ ان سب جگہوں پر انہیں ملازمت مل سکتی ہے۔

۞......بعدازاں دوسری Presentation on Rural Anthropology and Development "Cult Studies" عزیزہ مدیحہ بھٹی صاحبہ نے کے تعلیمی پروگرام پر دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں تین سال میں گریجوایشن کی ڈگری ملتی ہے۔ اور پھر مزید دو سال کی تعلیم کے بعد ماسٹر (Master) کی ڈگری ملتی ہے۔

اس شعبہ میں مختلف ممالک، علاقوں، قوموں اور مختلف قبائل کے کلچر، ان کے رسم ورواج، رہن سہن، روایات، عادات وغیرہ کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اور کب سے ان کا یہ اپنا اپنا کلچر ڈیویلپ ہوا ہے۔ نیز ان کے مذاہب، اقتصادیات، معاشیات اور پالیٹکس (Politics) اور زبان وغیرہ کے بارہ میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے دوران کسی ملک، علاقہ کی خاص زبان بھی سیکھی جا سکتی ہے۔ اور ماسٹر کرتے ہوئے دوسرے سال میں ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھنا پڑتا ہے۔

اس پروگرام میں ماسٹر کرنے والے بطور استاد، پروفیسر کام کر سکتے ہیں۔ نیز Diplomatic Services، گورنمنٹ Jobs، جرنلزم، ریفیوجی ورک وغیرہ میں جا سکتے ہیں۔ نیز مختلف اداروں اور آرگنائزیشن کے لئے ریسرچ کا کام بھی کر سکتے ہیں۔ اور Phd بھی کر سکتے ہیں۔

۞......اس کے بعد تیسری Presentation عزیزہ نصیرہ عفّت نے "Speech & Language Therapy" کے تعلیمی پروگرام پر دی۔ یہ چار سال کا یونیورسٹی کا کورس ہے۔ اس کے بعد "Bachelor of SLT" کی ڈگری ملتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام کا تعلق بول چال سے ہے۔ مثلاً بچے کسی وجہ سے بول نہیں سکتے، ان کو سکھانا ہے کہ کس طرح بولنا ہے۔ کسی کو بات کرنے میں، بولنے میں، اپنا مدعا بیان کرنے میں مختلف الفاظ ادا کرنے میں دقّت ہے، پورے لفظ منہ سے نکلنے کی بجائے آدھے لفظ منہ سے نکلتے ہیں۔ زبان اور گلے کی وجہ سے بعض دفعہ بولنے میں، بات کرنے میں دقّت ہوتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے کہ ان تمام امور کا کس طرح علاج کرنا ہے اور کیا طریقہ اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ شنوائی میں نقص ہوتا ہے، بات سمجھنے میں دقّت ہے تو بتایا جاتا ہے کہ کمیونیکیشن کس طرح کرنی ہے۔ وغیرہ۔

طالبات کے سوالوں کے جواب

ان تینوں Presentations کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہے تو کرلے۔

۞......ایک نومبائع بچی نے جو Law میں تعلیم حاصل کر رہی ہے، سوال کیا کہ کیا ایسا لگتا ہے کہ **پاکستان میں اسلامک لاء کبھی بدلے گا۔ کانسٹی ٹیوشن لاء میں تبدیلی واقع ہوگی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ کہو کہ اسلام کو Defame کرنے والا Law کبھی بدلے گا؟ حضور انور نے فرمایا جب تک مُلّاں سر پر ہے کبھی نہیں بدلے گا۔ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکومت کی اطاعت کرو۔ آپ نے مکّہ میں 13 سال سختیاں جھیلیں لیکن کبھی بھی حکومت کے خلاف، نظام کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ اور ہمیشہ اطاعت کی۔ اور ہر ظلم پر اپنے صحابہ کو تعلیم دی کہ صبر کرو۔ مکّہ کے کفار حضرت یاسرؓ، آپ کی بیوی حضرت سمیّہؓ اور آپ کے بیٹے عمّارؓ کو تکالیف دے رہے تھے اور ظلم ڈھا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے گزر ہوا اور آپؐ نے یہ ظلم ہوتا دیکھا تو فرمایا: آل یاسر! صبر کرو۔ خدا نے تمہارے لئے جنت میں گھر بنایا ہے۔ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیّہؓ تو ان ظلموں کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔ حضرت عمّارؓ نے شدید سختی کی وجہ سے بعض ایسے کلمات کہہ دیئے جو ان کے بتوں کی تعریف میں تھے جس پر ان کو مخالفین نے چھوڑ دیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا دل ایمان پر قائم ہے اور میرا دل ایمان پر مطمئن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں اڑھائی سال سے زائد رہے اور سختیاں جھیلیں اور ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی اور کفار نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت خدا تعالیٰ نے آپؐ کو قتال کی اجازت دی اور اس لئے اجازت دی کہ کفّار ظلم میں حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کا ذکر سورۃ الحج میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر اجازت نہ دی جاتی اور اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کرنہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معبد بھی اور مساجد بھی۔ یعنی اگر اب کفّار کے مقابل پر دفاع نہ کیا تو پھر یہ سب عبادتگاہیں ختم ہو جائیں گی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب مذاہب کو اور ان کی عبادتگاہوں کو محفوظ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو بھی جنگیں لڑیں وہ اپنے دفاع کے طور پر لڑیں اور جنگ کی حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ کسی پادری کو نہیں مارنا، کسی عورت اور بچے کو نہیں مارنا، کسی چرچ، عبادتگاہ کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بائبل نے تو یہ کہا تھا کہ کوئی پھلدار درخت نہیں کاٹنا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ پس آپؐ نے ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑیں اور حکومت کے خلاف کبھی بھی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مذہبی آزادی نہیں ہے تو ملک چھوڑ دو اور ہجرت کر جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی پچھلے دنوں Nato نے حملے کئے تو ان کی سپلائی لائن بند کردی۔ اگر تو کھانے پینے کی اشیاء اور خوراک جارہی تھی تو پھر یہ راستہ بند نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ خوراک اگر افغانستان کے مسلمانوں کے لئے جارہی تھی تو مسلمانوں نے ہی اس کو روک دیا۔ اب امریکہ نے دھمکی دی ہے اور پریشر پڑا تو وزیر اعظم نے کہا کہ ہم 48 ممالک کا پریشر برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم نیٹو کی سپلائی بحال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مُلّاں نے کہا کہ اگر یہ سپلائی جاری ہوئی تو ہم پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگا دیں گے۔ اب کون سا اسلامی قانون ہے؟ یہ کس کو آگ لگائیں گے؟ گورنمنٹ کی پراپرٹی جلائیں گے یا لوگوں کی پراپرٹی جلائیں گے تو نقصان کس کا ہوگا؟ نقصان تو ملک کا ہوگا جو پہلے ہی دیوالیہ ہو چکا ہے۔ پھر باہر سے مدد مانگی جائے گی اور پھر یہ مانگنے والے خود ہی کھا جائیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے، بغاوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام کی تو یہ تعلیم ہے کہ اگر ایک ملک میں زیادتی ہورہی ہے تو دوسرے ملک والے مل کر اس کو روکیں۔ لیکن اب تو کسی ملک میں صحیح اسلام نظر نہیں آتا۔ اب مولوی کہتے ہیں کہ مُرتد کو قتل کردو۔ یہ ہرگز اسلام نہیں ہے۔ کہیں بھی قرآن کریم میں نہیں ہے۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ہوا، پھر کافر ہوگیا، پھر مسلمان ہوا اور پھر کافر ہوگیا تو اسے چھوڑ دو۔ کہیں بھی نہیں ہے کہ اس کو قتل کردو۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ لوگ لعنت کے ڈر اور خوف سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ موت کے ڈر سے، قتل ہونے کے ڈر سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ اس لئے کسی مُرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہوسکتی۔ اسلام چھوڑتے ہوئے اگر یہ خوف ہو کہ مَیں مرجاؤں گا تو پھر لوگوں کی لعنت کا خوف نہیں، پھانسی کا خوف ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے مرتد کی سزا قتل نہیں رکھی۔ اگر قتل سزا ہوتی تو پھر انسان لعنت ملامت سے نہ ڈرتا بلکہ قتل سے ڈرتا۔

حضورانور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابی نے ایک مخالف کو قتل کردیا اور بتایا کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا لیکن اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ قیامت کے دن جب اس کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تمہارے سامنے ہوگا تو تم اس کا کیا جواب دوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو کلمہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کل ہی پاکستان سے ایک خاتون کا خط آیا۔ اس کی ملازمہ گھر کی صفائی کررہی تھی تو پانی گھر سے باہر چلا گیا اور ساتھ والے ایک غیر احمدی کے گھر کے سامنے تک آگیا۔ وہ آدمی غصّے سے باہر نکلا کہ ایک احمدی گھر کا پانی میرے گھر کے سامنے کیوں آیا ہے۔ اس نے گالیاں نکالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت کو بھی گالیاں نکالیں۔ اور کہا کہ اگر پانی میری طرف آیا تو مَیں بہت بُرا کروں گا۔ اس پر اس احمدی خاتون نے ملازمہ کو واپس بلایا۔ لیکن پھر بھی وہ گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ تم نے جو کرنا ہے کرلو مَیں موت سے نہیں ڈرتی اور کلمہ پڑھ کر کہا کہ یہ کلمہ تو امن اور محبت سکھاتا ہے۔ اس پر اس مخالف شخص نے کہا کہ تم کلمہ نہ پڑھو۔ تو اس پر اس احمدی خاتون نے جواب دیا کہ تم نے کلمہ خریدا ہوا ہے۔ کیا یہ تمہاری پراپرٹی ہے۔ اس پر اس مخالف نے کہا: ہاں یہ کلمہ ہمارا ہے۔ مَیں نے خریدا ہوا ہے۔ تم نہیں پڑھ سکتے۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضورانور نے فرمایا کہ آپ کس اسلامی قانون کی بات کرتی ہیں۔ سوال یہ ہونا چاہئے کہ یہ جنگل کا قانون کب ختم ہوگا؟

حضورانور نے فرمایا: اس قانون کے ختم ہونے کے بارہ میں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ان پر تباہی آئے گی تو یہ ختم ہوگا۔ ایسی قوموں کے ساتھ پھر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

✿......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ عورت کو اپنا کیرئیر بنانے میں کس حد تک اجازت ہے؟۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر وہ کیرئیر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیا پر حرف نہ آئے۔ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اگر KLM میں ائرہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہننی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائینٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ تو بن سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو کریمینل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔

✿......اس سوال کے جواب میں کہ امام خاتون کو جو اس کی بیوی ہے یا بہن ہے نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کرسکتا ہے جب کہ اور کوئی مقتدی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت ساری چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھائی ہیں۔ مرد اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خاتون کے بارہ میں یہی ہے کہ پیچھے کھڑی ہوکر نماز پڑھے۔ لیکن کہیں مجبوری ہو تو ساتھ کھڑی ہوسکتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ چکروں کی تکلیف کی وجہ سے مسجد میں نہیں جاسکتے تھے اور گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت اماں جانؓ کو ساتھ کھڑا کرلیا کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے بتایا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اصل تو یہی ہے کہ عورت پیچھے کھڑی ہو لیکن مجھے چکروں کی تکلیف ہے اور ساتھ اس لئے کھڑا کرتا ہوں کہ اگر کسی وقت تکلیف کی وجہ سے سہارا لینا پڑے تو سہارا لے لوں تاکہ کہیں گر نہ جاؤں۔ تو مجبوری کی صورت میں اجازت ہوجاتی ہے۔

✿......ایک طالبہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا انسان دعا سے قسمت بدل سکتا ہے؟۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دعا سے قسمت کی تبدیلی کا کیا سوال ہے۔ مَیں تمہیں ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تم لڑکیاں ہو۔ عورت شادی کرتی ہے۔ بعض دفعہ مرد دوسری شادی کرتا ہے۔ شریعت نے اسے بعض حالات میں، بعض شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے اور عورت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا تو کرسکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا کرے۔ اب دعا کی قدرت کا قانون شادی کرنے کے قانون پر غالب ہوجائے گا۔ لیکن جو دعا کرنے کی شرائط اور لوازمات ہیں ان کے ساتھ دعا کی جائے، اضطراری کیفیت پیدا ہو، دل سے دعا کرو اور کامل یقین سے دعا کرو۔ دعا کی قبولیت پر بھی پورا یقین ہو تو قانون قدرت غالب آسکتا ہے۔ دعاؤں سے تقدیر بدلتی ہے۔

✿......اس سوال کے جواب پر کہ تیسری جنگ عظیم کے لئے ہم کس طرح تیاری کریں۔

حضورانور نے فرمایا کہ دعا کرو کہ یہ جنگ نہ ہو۔ اگر ہوجائے تو اس بارہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ دو تین ماہ کا راشن رکھو۔ اگر جنگ ہوئی تو دوسری جنگ عظیم کی طرح لمبی نہیں ہوگی۔ باقی جو احمدی ہیں وہ خدا کے حضور جھکیں تو جنگ کے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

ہر وہ شخص بچے گا جو پیار کرتے ہوئے خدا سے تعلق رکھے گا۔ پس خدا سے اپنا تعلق جوڑیں۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لڑکیوں کو جرنلزم میں جانے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل اجازت ہے۔ اخباروں میں لکھوگی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کر سکوگی۔ مَیں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو۔ مضامین لکھو اور جو بھی اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔

طالبات کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو قلم عطا فرمائے۔

یونیورسٹی اور ہائی سکول کے طلباء کی حضورانور کے ساتھ نشست

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یونیورسٹی اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم توصیف احمد نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم ریحان احمد وڑائچ نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم عطاء النور نے ’’ہالینڈ کے تعلیمی نظام‘‘ کے بارہ میں Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ: کہا جاتا ہے کہ ہالینڈ کا تعلیمی نظام ایک انتہائی پیچیدہ تعلیمی نظام ہے اور یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے۔ ہالینڈ کے تعلیمی نظام کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ پرائمری سکول (Basic School) پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ سیکنڈری سکول (Middle Baar OnderWijs) پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور تیسرا حصہ Higher Education پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ جو پرائمری سکول کا ہے اس میں چار سال کی عمر سے بچے کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پرائمری سکول کا دورانیہ آٹھ سال کا ہوتا ہے۔ اس طرح پرائمری سکول کے اختتام پر بچے کی عمر بارہ سال ہوتی ہے۔ پرائمری سکول کے آٹھویں سال میں بچے کا ایک مخصوص "Cito Test" لیا جاتا ہے جو بچے کی زندگی میں ایک انتہائی اہم ٹیسٹ ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس ٹیسٹ کی بنیاد پر اس کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اس ٹیسٹ میں حاصل کئے گئے نمبروں کی بنیاد پر بچے کا داخلہ تعلیمی نظام کے دوسرے حصے، سیکنڈری سکول میں ہوتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں بچہ جو نمبر حاصل کرتا ہے اس کو تین Levels میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تعلیمی نظام کا دوسرا حصہ سیکنڈری سکول ہے۔ یہ آگے تین مختلف قسم کے اسکولوں پر مشتمل ہے۔

(1) "Pre-vocational Secondary School {VMBO}

(2) "Higher General Continued Education" {HAVO}

(3) "Preparatory Scientific Education {VWO}

اب جو بچے Cito Test میں سب سے کم Level کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ VMBO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے درمیانے والے لیول کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ HAVO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے سب سے اونچے لیول (Level) کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ VWO اسکول میں داخلہ حاصل کرتے ہیں۔

تعلیمی نظام کا تیسرا حصہ جو پیشہ وارانہ تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس کو آگے تین مختلف قسم کے کالج یا یونیورسٹی میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) "vocational Education & Traning {MBO}

(2) "Higher Professional Education" {HBO}

(3) " Scientific Education {Research University}

وہ طلباء اور طالبات جنہوں نے VMBO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ MBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ MBO کا دورانیہ چار سال کا ہوتا ہے۔

اسی طرح وہ طلباء وطالبات جنہوں نے HAVO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ HBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ HBO میں چار سال کا Bachelor کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد ایک سے دو سال تک ماسٹر کیا جاسکتا ہے۔

وہ طلباء وطالبات جنہوں نے VWO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ یونیورسٹی میں، ریسرچ میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی میں تین سال کا Bachelor کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد ایک سے تین سال تک ماسٹر کیا جاسکتا ہے۔

یونیورسٹی (ریسرچ) میں ماسٹر کرنے کے بعد طلباء وطالبات ریسرچ کے میدان میں مزید آگے بڑھ سکتے ہیں یا پھر کوئی ملازمت، Job حاصل کرنے کے

مواقع موجود ہوتے ہیں۔

ہالینڈ میں موجود احمدی طلباء میں سے اس وقت 24 طلباء پرائمری سکول کے مرحلہ میں ہیں جب کہ 14 طلباء VMBO سیکنڈری سکول ، 6 طلباء HAVO سیکنڈری سکول اور 6 طلباء VWO سیکنڈری سکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اس وقت جو طلباء کالج/یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ان میں سے گیارہ MBO میں ہیں اور چودہ HBO میں اور تین Research/Phd کی فیلڈ میں ہیں۔

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

طلباء کے ساتھ مجلس سوال وجواب

✿......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **زیادہ تعلیم یافتہ لوگ مذہب کے معاملے میں مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی مذہب میں بالکل دلچسپی نہیں ہوتی۔ بعض تو خدا کو بھی نہیں مانتے ۔ ایک کرسچین عورت جس کا آپریشن ہونا تھا اپنے طریق پر دعا کررہی تھی تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ اگر میں آپریشن نہ کروں اس کا علاج چھوڑ دوں تو اس کی یہ دعا کیا کام کرے گی۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ڈاکٹر مزید علاج چھوڑ دے تو یہ ڈاکٹر کا فعل ہوگا۔ لیکن خدا کا وجود تو ہے۔ اس ڈاکٹر کو اخلاقیات کا پتہ نہیں۔ ڈاکٹر کے اس فعل سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر تم کسی کا آپریشن کرنا چاہو اور خدا تمہارے ہاتھ باندھ دے تو تم نہیں کرسکو گے اور اگر تم نہ کرنا چاہو اور تمہارے اندر سے یہ خیال اٹھے گا کہ تم آپریشن کرو، علاج کرو تو جب یہ خیال اٹھے گا تو یہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ نے تبلیغ کرنی ہے تو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ خدا پر یقین آجائے گا تو پھر مذہب سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ بہت سے ایسے واقعات بھی آتے ہیں کہ جماعت کے پیغام سے اور تبلیغ سے خدا کے وجود کا قائل ہوا اور پھر احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

پس جس کو خدا پر یقین نہیں ہے اس کو پہلے یقین دلاؤ کہ خدا ہے۔ اگر اس کو پہلے احمدیت کی تبلیغ کروگے تو اس کو کیا فائدہ ۔ اس کو کیا کہ احمدیت سچی ہے یا نہیں۔ اس لئے اسے پہلے خدا پر یقین دلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے مذہب سے دور ہوگئے ہیں۔ حالانکہ آج کے زمانہ میں سائنس کی جو بھی ترقیات ہیں اور ایجادات ہیں اس کا ذکر چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے کردیا تھا۔ Big Bang کی تھیوری ہے، بلیک ہول (Black Hole) ہے ، سیاروں کا ، ان کی گردش کا نظام ہے ، زندگی کس طرح بکٹیریا سے شروع ہوئی۔ آج کل کی سواریوں کے بارہ میں بتایا۔ دوسمندروں کے ملانے کے بارہ میں بتایا۔ یہ سب کچھ چودہ سوسال قبل بتایا۔ جبکہ اس وقت ان چیزوں کے بارہ میں کسی کے وہم وگمان اور تصور میں بھی نہیں تھا۔ ان لوگوں کو بتاؤ کہ یہ سب چیزیں چودہ سوسال پہلے لکھی گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ اب اتنا عرصہ قبل یہ علم کیسے آگیا۔ خدا ہی تھا جس نے بتایا۔ تم تو اب ایجاد کررہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا جو خدا کو مانتے ہیں ان کو پھر مذہب کے بارہ میں بتاؤ اور ان کو مذہب کا قائل کرو۔ اسلام کی حسین تعلیم بہتر اور کامل ہے۔ "دیباچہ تفسیر القرآن" میں مذاہب کا، تعلیمات کا موازنہ موجود ہے۔ وہاں سے مطالعہ کریں۔ آپ کو مواد مل جائے گا۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: **وقفِ نو طالبعلم کو اگر پڑھائی میں دلچسپی بدل گئی ہے اور کوئی دوسرا فیلڈ اختیار کرلیا ہے تو اس کی رپورٹ متعلقہ شعبہ اور انتظامیہ کو دے دیں۔ اگر ایک مضمون سے دوسرے مضمون میں جانا چاہتے ہیں تو بتادیں اور مرکز کو بھی انفارم کردیں تاکہ ریکارڈ میں اندراج ہوجائے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: **اگر یہاں قدم جمانے ہیں تو ریسرچ (Research) میں جائیں** ان لوگوں کو آپ کی ضرورت پڑے گی۔ جو ڈچ نیشنل ہیں ان کو چاہئے کہ ریسرچ میں جائیں۔ ایک تو آپ کا نام پیدا ہوگا اور دوسرے آئندہ آنے والے زمانے کو کنٹرول کرسکیں گے ورنہ کئی Wilder's اٹھیں گے اور شور مچاتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے ریسرچ میں جانا چاہئے۔

طلباء کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ہالینڈ کی جماعتوں ایمسٹرڈیم، ننسپیٹ ، روٹرڈیم، آرنہم اور زاؤدواست سے آنے والی 19 فیملیز کے 102 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور بلجیم سے آنے والی فیملی بھی شامل تھی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کی سعادت پانے والوں میں آسٹریلیا سے "مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ" میں شامل ہونے کے لئے آنے والی کرکٹ ٹیم بھی شامل تھی۔ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد لندن (یوکے) میں 17 تا 20 مئی کو ہورہا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 ممالک سے 18 ٹیمیں شرکت کررہی ہیں۔ آسٹریلیا سے یہ ٹیم قریباً 22 گھنٹے کا طویل سفر طے کرکے لندن پہنچی تھی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے خصوصی اجازت حاصل کرکے مزید دس گھنٹے کا سفر بذریعہ سڑک طے کرکے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے۔ ان کھلاڑیوں کی تعداد پندرہ تھی ۔ ان سب نے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ سبھی حضور انور سے مل کر بے حد خوش تھے کہ ملاقات بھی کی اور حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور جو سعادتیں انہوں نے پائی تھیں وہ سب کے لئے بابرکت کرے۔ (آمین) پھر یہ ٹیم رات بھر دس گھنٹے کا سفر کرکے واپس لندن (یوکے) پہنچی۔

ملاقاتوں کا پروگرام نو بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیت النور" میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

17 مئی 2012ء بروز جمعرات:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت النور" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور (ننسپیٹ) میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 41 فیملیز کے 206 افراد اور 16 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز ہالینڈ کی جماعتوں Nunspeet، Utrecht، Zoetermeer، ایمسٹرڈیم، ھیگ، روٹرڈیم، Amstelveen، Arnhem، Scheden، Liden، آئندھوون اور ماسترخت سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور اپنی زندگیوں کے اس بہترین لمحے اور اس خوش قسمت گھڑی کو ہمیشہ کے لئے تصویر میں بھی محفوظ کیا جو یقیناً ان کے لئے، ان کے بچوں کے لئے اور آئندہ آنے والی نسل کے لئے بھی ایک قیمتی یادگار کے طور پر محفوظ رہے گی۔ آج بھی سکول، کالجز اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 32 واں جلسہ سالانہ جمعۃ المبارک سے شروع ہورہا ہے۔ آج شام تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اپنے تمام انتظامات مکمل کرلئے ہیں۔

جلسہ گاہ کے طور پر مردوں کے لئے اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی ہیں اور چھوٹی عمر کے بچوں والی خواتین کے لئے ایک علیحدہ ہال میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لنگر خانہ کا نظام بھی گزشتہ چند روز سے بہت عمدگی کے ساتھ جاری ہے۔ کھانا کھانے کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔ ایک علیحدہ مارکی لگا کر چائے پینے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ حسب ضرورت دفاتر بنائے گئے ہیں۔ رجسٹریشن کا کام مہمانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ جاری ہے۔ فرسٹ ایڈ کے لئے ایک علیحدہ دفتر ہے۔ شعبہ اشاعت کے تحت ایک بکسٹال بھی لگایا گیا ہے۔ مختلف اشیاء کی خرید کے لئے چند سٹال موجود ہیں۔ آنے والے مہمانوں کے لئے باقاعدہ سیکورٹی کا نظام موجود ہے جہاں سے گزر کر احباب آتے ہیں۔ پارکنگ کے انتظام کے لئے خدام مختلف جگہوں پر موجود ہیں جو ایک نظام کے تحت رہنمائی کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے یہ انتظامات بیت النور اور اس کے مختلف احاطوں میں کئے گئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2012)

✿✿✿

ضمیمہ وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کوکسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 21560 میں سیدہ فریدہ عفت زوجہ مکرم سید کلیم احمد عجب شیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 1.1.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: چار عدد انگوٹھیاں 8.250 گرام موجودہ قیمت 17325 روپے، ایک ہار 19.950 گرام موجودہ قیمت 41895 روپے، کانٹے 2,540 گرام موجودہ قیمت 5334 روپے، ہار 500.6 گرام موجودہ قیمت 13650 روپے، سلور چین 82.140 گرام 4928 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپئے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید وسیم احمد الامتہ: سیدہ فریدہ عفت گواہ: بشیر الدین

وصیت نمبر: 21561 میں سہاب الدین ولد مکرم رحیم علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 50 سال تاریخ بیعت 15.10.12 ڈاکخانہ سمین ضلع فتح آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 9.2.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد غیر منقولہ: ایک مکان جس کی موجودہ قیمت 30000 ہزار روپے ہے، ایک دوکان کرایہ پر ماہانہ چارصد روپے کرایہ آتا ہے۔ میرا گزارہ آمداز 150 روپئے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی العبد: سہاب الدین گواہ: سہیل احمد

وصیت نمبر: 21562 میں امۃ الحی بشریٰ زوجہ مکرم افتخار احمد ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 20.2.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی جائداد منقولہ: ایک عدد طلائی ہار۔ دو عدد کانٹے۔ دوعدد انگوٹھیاں طلائی کل وزن 29.280 گرام قیمت -/79261 حق مہر -/70000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 300 روپئے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نور الاسلام الامتہ: امۃ الحی بشریٰ گواہ: قریشی محمد رحمت اللہ

وصیت نمبر: م 21569 میں صبا حمیدہ بشریٰ بنت رفیق احمد امینی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ Luders Ring 133 ضلع 22547 جرمنی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11-5-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی سیٹ ۲ عدد چوڑیاں ۶ عدد، انگوٹھیاں ۵ عدد چین ایک عدد اور ٹاپس ایک عدد۔ جن کا کل وزن 144 گرام ہے۔ قیمت 5040 یورو۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 100 یورو ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عطاء الرحمن خالد الامتہ: حمیدہ بشریٰ صبا گواہ: محمد امین خالد

وصیت نمبر: 21569 میں رضیہ خاتون بنت عبد الکریم شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تعلیم عمر 24 سال تاریخ بیعت 1996 ڈاکخانہ کھنہ ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-1-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ سالانہ 8400 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راجہ جمیل احمد صادق الامتہ: رضیہ خاتون گواہ: رفیق الحق صاحب

وصیت نمبر: 21571 میں ارشاد پی اے ولد مکرم عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 30 سال تاریخ بیعت 1987 ڈاکخانہ تھریکا کارا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 87-6-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت تجارت ماہانہ 15000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد العزیز العبد: ارشاد پی اے گواہ: مبشر احمد

وصیت نمبر: 20990 میں نوشاد ٹی حمزہ ولد ٹی حمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 36 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ 46806 ابودھابی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 08-1-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت -/2000 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا وسیم احمد بیگ العبد: نوشاد ٹی حمزہ گواہ: سی احمد علی

مسل نمبر 6661: میں ناصر الدین ولد کپور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11.3.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 450 روپئے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید بشارت احمد العبد: ناصر الدین گواہ: مبشر احمد خادم

وصیت نمبر: 6667 میں عثمان احمد ولد فضل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش جون 1993ء پیدائشی احمدی پتہ 15/1000 برلا ٹاؤن سرکل سکاربو۔ اونٹاریو MIW 2H8 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ ۷ ۲ مئی ۲۰۱۱ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت -/3000 ڈالر ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اشرف احمد العبد: عثمان احمد گواہ: قمر خان

مسل نمبر: 6672 میں امۃ النور عظمیٰ زوجہ مظہر محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن Am Iongel swienberg 1 65189 Wiesbaden Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.11.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارہ کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر دو لاکھ انڈین روپے بذمہ خاوند۔ طلائی زیورات، ایک عدد سیٹ (کانٹے، ہار) چار عدد کڑے دو عدد انگوٹھیاں، ایک عدد چین۔ ان کی ۲۰۰۵ دسمبر میں قیمت خرید ایک لاکھ دس ہزار روپے تھی اور وزن سات تولے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 120 پونڈ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظہر محمد الامتہ: امۃ النور عظمیٰ گواہ: اطہر محمد

مسل نمبر: 6678 میں طلحہ احمد چیمہ ولد طاہر احمد چیمہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/4/12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ　　العبد: طلحہ احمد چیمہ　　گواہ: مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر: 6681 میں ریما افضل زوجہ افضل آزاد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 89-6-21 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ P.O 522 دُبئی صوبہ عرب امارات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12-3-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا ۲۲ کیرٹ 520 گرام قیمت AED 96200 حق مہر اس میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 350 اے ای ڈی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: افضل آزاد　　الامۃ: ریما افضل　　گواہ: محمد احمد

مسل نمبر: 6682 میں رضوانہ محمود زوجہ محمود احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 13.9.69 سال پیدائشی احمدی ساکن دوبئی ڈاکخانہ 522 دوبئی۔ UAE بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12-3-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ۲۲ کیرٹ سونا 600 گرام قیمت 1,11,000 اے ای ڈی۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 500 اے ای ڈی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد سی ایچ　　الامۃ: رضوانہ محمود　　گواہ: افضل آزاد

مسل نمبر: 6683 میں ممتاز احمد زوجہ شبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14.1.83 تاریخ بیعت 1997 ساکن دوبئی ڈاکخانہ دوبئی۔ یو اے ای بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-3-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جویلری گولڈ ۲۲ کیرٹ ۴۴۰ گرام۔ قیمت 83.600AED میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200AED ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد　　الامۃ: ممتاز احمد　　گواہ: منیر احمد

وصیت نمبر: 6689 میں وی اے ظفر اللہ سیٹھ ولد مکرم عبد اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 37 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونیلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 8.4.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد غیر منقولہ: گھر 726 اسکوائر فٹ، موجودہ قیمت 8,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 20,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس ایل زندہ　　العبد: وی اے ظفر اللہ　　گواہ: عبد المومن صاحب

وصیت نمبر: 6690 میں علیم اللہ ولد مکرم امان اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 52 سال تاریخ بیعت 1981 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونیلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 1.4.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد غیر منقولہ زمین 897 سکوائر فٹ، موجودہ قیمت 2,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 500,4 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے عبد المومن　　العبد: وی اے علیم اللہ　　گواہ: شیخ عبد اللہ

وصیت نمبر: 6691 میں Z فاطمہ غوثیہ زوجہ مکرم ظفر اللہ سیٹھ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونیلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 20.4.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیورات 12 گرام موجودہ قیمت 31,200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس ایل زندہ　　الامتہ: Z فاطمہ غوثیہ　　گواہ: شیخ عبد المومن

وصیت نمبر: 6692 میں ٹی یو ناظرہ بنت ٹی عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیوپیتھی ڈاکٹر عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونیلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 29.6.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیورات، چین 36 گرام، بریسلیٹ 10 گرام، کنگن 35 گرام رنگس 10 گرام کل 91 گرام موجودہ قیمت 1,96,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: امیر جماعت احمدیہ میلا پالم　　الامتہ: ٹی۔ یو۔ ناظرہ　　گواہ: اے پی اے محمود احمد

وصیت نمبر: 6693 میں اے نشاد ولد مکرم ایم احمد سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 28.05.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 10000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم اے سلیم　　العبد: اے نشاد　　گواہ: ٹی رحیم احمد

وصیت نمبر: 6694 میں محمد عثمان ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 14.4.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد غیر منقولہ: تین ایکر زمین خشکی موجودہ قیمت 10,5000 ہزار روپے، ایک ایکڑ زمین تری 80000 روپے، ایک مکان چار کمرہ پر مشتمل 150000 میزان 335000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منظور احمد　　العبد: محمد عثمان　　گواہ: فاروق احمد

وصیت نمبر: 6695 میں زینت پروین زوجہ مکرم نصیر احمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 23.5.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد منقولہ: طلائی زیورات: چین 6.880 موجودہ قیمت 19223، انگوٹھی 2.660 گرام موجودہ قیمت 7432 روپے، جوڑا بالی کا موجودہ قیمت 13942، کانٹا وزن 8.550 موجودہ قیمت 23033 کل قیمت 63630 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الدین حامد　　العبد: زینت پروین　　گواہ: طاہر احمد بیگ

وصیت نمبر: 6697 میں وردہ ممتاز بنت چوہدری ممتاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 1.06.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائدا نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 120 روپے ماہانہ

ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چوہدری ممتاز احمد العبد: وردہ ممتاز گواہ: بشیر الدین

وصیت نمبر: 6698 میں سُہانہ صدیقہ بنت وسیم احمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 1.04.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد طلائی زیوار موجودہ قیمت اندازاً 25000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق العبد: سُہانہ صدیقہ گواہ: مسعود احمد راشد

وصیت نمبر: 6699 میں جے ایس سلیم احمد ولد مکرم ایم جے سلطان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 36 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونا ولی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 7.05.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 21,000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمومن العبد: جے ایس سلیم احمد گواہ: عبدالجبار

وصیت نمبر: 6700 میں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم S.S تبریز عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدایشی احمدی ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونا ولی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 21.04.2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد منقولہ: طلائی زیورات، چین دو عدد 16 گرام، کنگن چار عدد 40 گرام کان کے رنگ دو عدد 4 گرام موجودہ قیمت کل 1,43,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمومن الامتہ ناصرہ بیگم: گواہ: شیخ عبداللہ

وصیت نمبر: 6701 میں بابر خان ولد مکرم عبدالجبار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 18.05.2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 2000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالودود خان العبد: بابر خان گواہ: عمران خان

وصیت نمبر: 6702 میں شیخ غیاث الدین ولد مکرم شیخ امیر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر سال پیدائشی احمدی ساکن کاسی پورہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 30.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 3000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالودود خان العبد: شیخ غیاث الدین گواہ: عمران خان

وصیت نمبر: 6703 میں عطاء اللہ خان ولد مکرم بابر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 30.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 2000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالودوخان العبد: عطا اللہ خان گواہ: شیخ مختار حسین

وصیت نمبر: 6704 میں شیخ نعیم ولد مکرم شیخ کفی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کاسی پورہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 30.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ملازمت 3000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالودود خان العبد: شیخ نعیم گواہ: عمران خان

وصیت نمبر: 6705 میں عمران خان ولد مکرم اسلام خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 30.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد 5000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالودوخان العبد: عمران خان گواہ: شیخ مختار حسین

وصیت نمبر: 6706 میں عبدالنور خان ولد مکرم عبدالستار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 20.02.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت 2000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصر الدین العبد: عبدالنور خان گواہ: عمران خان

وصیت نمبر: 20357 میں شریف احمد فاروقی ولد مکرم عبدالقدوس فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن جے پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 3.07.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔جائداد غیر منقولہ: ذاتی مکان واقع قادیان چھ مرلہ جس پر مکان بنا ہوا ہے واضح ہو کہ یہ زمین شاملاٹ کی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرب فاروقی العبد: شریف احمد فاروقی گواہ: میر عبدالحفیظ

مسل نمبر 6662 میں سیدہ مصدقہ خاتون زوجہ سید عبدالقادر سیف الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی ساکن گوالی پور ڈاکخانہ رائی سنگرہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 20.8.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔چوبیس گونٹھ کھیتی زمین۔دو مرے لنڈ والے مع باورچی مع بیت الخلاء وغیرہ۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید خورشید احمد الامۃ: سیدہ مصدقہ خاتون گواہ: فرزان احمد خان

قارئین کی خدمت میں رمضان کی مبارک صد مبارک

(ادارہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

نے اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ کینیڈا میں بھی مقامی لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ کینیڈا میں جماعت کی ترقی ہو رہی ہے اور کئی بلڈنگس اور جامعہ کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ ان ترقیات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو حقیقی حمد اور شکر گزاری کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کے فضل سے کینیڈا میں لوگ بڑے اخلاص سے ملے۔ کینیڈا امریکہ اور برطانیہ میں نئے آنے والے پناہ گزینوں کو ہدایت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انہیں خصوصاً یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اپنے آپ کو دنیا میں گم نہیں کرنا۔ اپنا نیک نمونہ قائم کریں دو دن میں رمضان شروع ہو رہا ہے رمضان سے خاص فائدہ اٹھانا چاہیئے اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچائیں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم خدا کے فضلوں کو اپنے اوپر نازل ہوتا ہوا دیکھیں۔ ❁❁❁

ضروری اعلان بابت مخزن تصاویر

شعبہ مخزن التصاویر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ہندوستان کی مذہبی فضا کو دیکھتے ہوئے تصاویر کی ایک نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر لگانے جا رہی ہے، جس کی Spriturality,Theme ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس میں ذوق وشوق سے حصہ لیں۔ اول، دوم، سوئم آنے والوں کو سند کامیابی سے نوازا جائے گا۔

اس میں حصہ لینے کے لیے جن شرائط کو ملحوظ رکھا جائے وہ حسب ذیل ہیں:

ا۔ ہندوستان کے تمام احمدی احباب اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ۲۔ ہر حصہ لینے والا صرف تین تصاویر ہی جمع کروا سکتا ہے۔ ۳۔ یہ تصاویر آپ ہماری ویب سائیٹ www.makhzan.in/photocontest 2012 کے ذریعہ ہی جمع کروا سکتے ہیں۔ ۴۔ یہ تصاویر 5 Mega Pixel تک کی ہونی چاہیے۔ ۵۔ جمع کرانے کی تاریخ سے صرف دو سال تک پرانی تصاویر ہی آپ بھجوا سکتے ہیں۔ ۶۔ جو تصاویر آپ جمع کروائیں گے اُس کو جمع کراتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ تصاویر صرف اور صرف آپ کے ذریعہ ہی کھینچی گئی، copy right کی اندیکھی نہ کی گئی ہو اسی طرح right of privacy,publicity,intellectual property اور moral rights کا بھی دھیان رکھا جائے۔ مزید معلومات کے لئے آپ ہماری ویب سائیٹ www.makhzane.in سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ رابطہ کے لئے نمبر +918968120063 (انچارج مخزن التصاویر قادیان)

منقولات

اقلیتوں کے حقوق ..... محمد علی جناح اور ضیاء الحق

کیرلہ کے مشہور روزنامہ ماتر بھومی نے اپنی اشاعت ۵ جون ۲۰۱۲ کو ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے ’’جناح صاحب کی تاریخی تقریر کا ٹیپ پاکستان براڈ کاسٹنگ کا ادارہ، آکاش وانی سے طلب کر رہی ہے۔‘‘

اس خبر کا اردو ترجمہ قارئین بدر کی دلچسپی کیلئے درج ذیل ہے۔

اسلام آباد۔ پاکستان کے قائد اعظم اور پہلے صدر محمد علی جناح کی آواز کا ٹیپ پاکستان براڈ کاسٹنگ کا ادارہ انڈیا کے آکاش وانی کے ریکارڈ سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں محمد علی جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کے حقوق میں دخل اندازی کرنے کا حق مملکت پاکستان کو نہیں ہوگا۔ یہ بات انہوں نے پاکستان کے آزاد ہونے سے تین روز قبل پاکستان آئین ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہی تھی اور پاکستان میں ہر مذہب کے ماننے والوں کو مذہبی آزادی اور رواداری کا وعدہ دیتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔ ۱۹۸۰ میں ضیاء الحق نے جب وہ پاکستان کے صدر بنے تو انہوں نے نصابی کتابوں سے محمد علی جناح صاحب کی تقریر کے اس حصہ کو نکلوا دیا۔ اب موجودہ حکومت ۱۱/اگست کو جو اقلیتوں کے حقوق کا دن ہے اس کو منانے کے موقعہ پر جناح صاحب کی اس تاریخی تقریر کا مسودہ تلاش کرنے میں لگی ہے۔

ان کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ انڈیا کے آکاش وانی میں اس آواز کا ریکارڈ موجود ہے۔ اس لئے پاکستان براڈ کاسٹنگ ادارہ نے آکاش وانی کو اس بابت چٹھی سرکاری طور پر بھجوائی ہے۔ ایک جمہوریہ اور مختلف النوع قومی اور سیاسی مملکت کے طور پر پاکستان کو دنیا میں متعارف کرنے کی کوشش کرنے والے طبقہ کیلئے جناح صاحب کی یہ تاریخی تقریر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان کے براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے ڈائریکٹر جنرل مرتضی سولانکی نے یہ بات کہی ہے۔ (ملیالم روزنامہ ماتر بھومی ۵ جون ۲۰۱۲ء صفحہ ۱۶) (مرسلہ: صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ)

ادارہ بدر قارئین بدر کی خدمت میں عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہوئے رمضان المبارک کے مقدس ایام میں بدر کی مالی وقلمی اعانت کی درخواست کرتا ہے۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	**لقاء مع العرب**	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقہی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ہفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگلوار	لقاء مع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاء مع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6l30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقہی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقہی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح و ارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **B A D R** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 2 Aug 2012 IssueNo : 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحقِ تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ حمد اور شکر گزاری کے مضمون کی تفسیر

دورہ امریکہ اور کینیڈا میں نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے انعامات و احسانات پر شکر گزاری کے ایمان افروز واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 جولائی 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ عموماً جب ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کو دیکھتے ہیں تو اکثریت کے منہ سے اللہ کے فضل اور انعام کو دیکھتے ہوئے الحمدللہ نکلتا ہے۔ چاہے کہنے والے کو الحمدللہ کے گہرے مضمون کا علم ہو یا نہ ہو ایک ماحول کے اثر سے اسے احساس ضرور ہے کہ الحمدللہ کہنا ہے۔ ایک احمدی کے منہ سے ہر ایسے موقع پر جس وقت خوشی پہنچ رہی ہو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہوں تو الحمدللہ ضرور نکلتا ہے۔ چاہے وہ کسی کی ذاتی خوشی ہو یا جماعتی طور پر اللہ کا فضل ہو۔

اور الحمدللہ کے الفاظ کی ادائیگی ایسے موقعے پر ایک احمدی کے منہ سے ہونی بھی چاہیئے لیکن ان الفاظ کی ادائیگی کا اظہار اس کے ادا کرنے والے کے منہ سے سوچ سمجھ کر ادا ہو رہا ہو۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس ایمان کی وجہ سے الحمدللہ اور قرآنی معانی کو سمجھنے کی کسی بھی قسم کی دقت نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کے سمجھنے کی طرف توجہ ہو۔ کیونکہ آپ نے اللہ سے علم پا کر ہمیں قرآن مجید کا علم دیا۔ حضور انور نے الحمدللہ کی تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''واضح ہو کہ حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو۔ اور اپنی مشیئت کے مطابق احسان کیا ہو۔ اور حقیقت حمد کما حقہ، صرف اسی ذات کے لئے مستحق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے اور حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور وہی محسن ہے اور اول و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں اور سب تعریف اسی کیلئے ہے اس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 74-75)

حضور انور نے فرمایا کہ میں اس وقت اس اقتباس کے حوالہ سے بات کروں گا اور کچھ وضاحت کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی تعریف جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فضل پر ہو۔ انسانوں میں سے بھی بعض کی حمد ہوتی ہے لیکن جو تعریف کی حقیقی مستحق ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ خدا تعالیٰ کی جانب سے جب انعام نازل ہوتے ہیں تو یہ انعام پانے والے کے عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نازل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صفت رحمانیت کے تحت اپنے فضلوں کے نمونے دکھاتا ہے۔ اس طرح صفت رحیم کے تحت بھی انعام کا نزول خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انعام کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے اپنی رحمت کو وسیع کیا ہے اور خدا کے فضل سے انعام و اکرام اور تائیدات نازل ہوتی ہیں اور یہ صورت حال آج کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کی ہے جس پر خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو پورا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ایک اور نمونہ اس آیت میں نظر آتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ ۲۵۸)

حضور انور نے فرمایا پس جب اللہ تعالیٰ بندے کا ولی ہو جائے تو اس بندے کو الحمد للہ کا ایک نیا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ گویا حقیقی سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ اور فضلوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کسی پر بلاوجہ فضل و احسان نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اس کے شکر کے نتیجے میں انعامات و احسانات کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ انعامات و احسانات نہ صرف اس دنیا میں ملیں گے بلکہ دوسری دنیا میں بھی ملیں گے۔

سیدنا حضور انور نے حمد اور شکر گذاری کے مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ایک مومن کی یہ شان ہے کہ جب وہ بندے کے احسانوں کا بھی شکر گزار ہوتا ہے تو احسان کا حقیقی منبع خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھتا ہے جب کسی کی طرف سے نیک سلوک دیکھتا ہے تو اس کا اصل خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھتا ہے۔ اس حقیقی حمد کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی ہے اللہ کے فضل سے جماعت کی اکثریت اس سوچ کے ساتھ حمد کرتی ہے۔ جب من حیث الجماعت اس سوچ کے ساتھ خدا کی حمد ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر نازل ہوں گے اور یہ حقیقی حمد باریک شرک سے محفوظ رکھتی ہے انسان کو حقیقی عابد بناتی ہے انسانی قدروں کو اپنانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ پس ہمیں اس حمد کی تلاش کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا گذشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے امریکہ اور کینیڈا کے نوجوانوں کا ذکر کیا تھا کہ وہ جماعتی کاموں میں کافی فعال ہیں۔ خاص طور پر غیروں سے تعلقات بڑھانے میں۔ ان ملکوں کی بڑی شخصیات سے ان کے رابطے ہوئے ہیں۔ ان رابطوں کی وجہ سے مختلف لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ بڑے بڑے لوگ جو ملک کی پالیسیاں بناتے ہیں انہیں کچھ بتانے اور سمجھانے کا موقع ملا۔ اس میں بڑا کردار نوجوانوں نے ادا کیا۔ لیکن ان نوجوانوں کو میں یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی دنیاوی تعلق کو اپنی بڑائی یا کامیابی نہ سمجھیں ہاں ایک موقع اللہ تعالیٰ نے دیا کہ ان بڑے لوگوں تک تعلیم پہنچائیں۔ پس نوجوان اپنے تعلقات کو اپنی کامیابیوں کو اپنی خوبیوں پر محمول نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھ کر اس کا شکر کریں۔

ان تعلقات سے ذاتی مفاد اور فائدہ اٹھانا مقصد نہیں ہے بلکہ صرف دنیا کی رہنمائی ان کو فسادات سے بچایا جائے کیونکہ جس نہج پر دنیا چل رہی ہے یقینا بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے اپنے حالیہ امریکہ کے دورہ کے حوالے سے بتایا کہ مجھے امریکہ میں ملک کے بڑے سربراہوں کو خطاب کرنے کا موقع ملا۔ اس بات کو پاکستانی میڈیا نے غلط انداز میں پیش کیا گویا میں احمدیوں کے لئے کچھ مانگنے گیا ہوں اور پاکستان کے خلاف کام کرنے گیا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں اپنے لئے کچھ مانگنے نہیں گیا تھا بلکہ ان لوگوں کو اسلام کی امن اور صلح کی تعلیم دینے گیا تھا۔ انہیں حکمت سے یہ بتایا گیا کہ دنیا میں قیام امن کے کیا طریق ہونے چاہئیں۔ اس حد تک تو امریکن منسٹران سے خطاب اہمیت کا حامل ہے لیکن ہمارا اصل انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ ہاں ہم اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ لوگ ہماری بات سننے کے لئے آئے۔ اس خطاب کا سینیٹ پر گہرا اثر ہوا۔ حضور نے فرمایا پس نوجوانوں کو اس سوچ کے ساتھ تعلقات بڑھانے چاہئیں کہ ہم نے ان دنیاوی لیڈروں سے کچھ لینا نہیں بلکہ انہیں دینا ہے۔ یاد رکھیں جماعت کے کام میں کبھی دنیاداری راس نہیں آئی۔ ہماری زندگی کا مقصد ان دنیا داروں سے کچھ حاصل کرنا نہیں ہے۔ اور نہ ہونا چاہیئے ہم احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام ملکوں کے ایوانوں اور جھنڈوں سے اُونچا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے وہاں کہا اس میں میری کوئی خوبی نہیں بلکہ میں تو اپنے آپ کو عاجز انسان خیال کرتا ہوں۔ میں مسیح موعودؑ کی نمائندگی میں گیا تھا آپ کے ساتھ خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ نصرت بالرعب کار میں بیٹھتے ہوئے بھی خیال آیا کہ جس نصرت بالرعب کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا اے میرے مولیٰ وہ دوبارہ دکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دعا کو قبول کیا۔ اس فنکشن میں یک صد سے زائد میئر، پروفیسرز اور ملکی پالیسی بنانے والے لوگ تھے اور اکثر پورا وقت بیٹھے رہے۔ ایک سینیٹر نے کہا کہ میں ۱۵ سال سے یہاں ہوں آج دو باتیں غیر معمولی دیکھی ہیں۔ کسی فنکشن میں 10-12 سے زیادہ سینیٹر شریک نہیں ہوتے اور اگر آجائیں تو چند منٹ میں چلے جاتے ہیں لیکن آج غیر معمولی طور پر تعداد بھی زیادہ ہے اور سارا وقت غور و انہماک سے سنتے رہے۔ بعض سینیٹر سیٹوں کی کمی کی وجہ سے کھڑے ہو کر سنتے رہے اور وہ باتیں سنتے رہے جو ان کے مزاج کی نہ تھیں کہ انصاف کرو بڑی قومیں چھوٹی قوموں کے ساتھ برابری کا سلوک کریں دوسری قوموں کی دولت پر نگاہ نہ رکھیں۔ ایک سینیٹر نے کہا کہ یہ پیغام ایسا ہے جس کی امریکہ کو آج نہایت ضرورت ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل حمد خدا تعالیٰ کی ہے جس

(باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان